حقیقتِ ایصالِ ثواب
از قلم
حافظ محمد رمضان اویسی ایم اے
اویسی بک سٹال
پیپلز کالونی گوجرانوالہ 0333-8173630

حقیقتِ ایصالِ ثواب

النظامیہ کتاب گھر پیپلز کالونی گوجرانوالہ
0333-8114861, 0333-8173630

اویسی بک سٹال پیپلز کالونی گوجرانوالہ

جامعہ لاثانیہ رضویہ اسد کالونی کھیال گوجرانوالہ

نام کتاب	حقیقت ایصال ثواب
مصنف	حافظ محمد رمضان اویسی
کمپوزنگ	طیب گرافکس
ایڈیشن پنجم	یکم جنوری 2011ء
صفحات	112
ہدیہ	70روپے

ملنے کے پتے

جلالیہ صراط مستقیم گجرات / نظامیہ کتاب گھر اُردو بازار لاہور
رضا بک شاپ گجرات / مکتبہ مہریہ رضویہ کالج روڈ ڈسکہ
مکتبہ رضائے مصطفیٰ چوک دارالسلام سرکلر روڈ گوجرانوالہ
مکتبہ فیضانِ مدینہ سرائے عالمگیر، مکتبہ الفجر سرائے عالمگیر
مکتبہ فیضانِ اولیاء کامونکی / مکتبہ فیضانِ مدینہ گھکڑ
مکتبہ فکر اسلامی کھاریاں / کرمانوالہ بک شاپ اُردو بازار لاہور
صراط مستقیم پبلی کیشنز 6,5 مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور
سنی پبلکیشنز گوجرانوالہ، مکتبہ ضیائیہ اقبال روڈ راولپنڈی
مکتبہ مہریہ کاظمیہ جامعہ انوارالعلوم نیو ملتان / مکتبہ صابریہ لاہور

فہرست مضامین

﴿انتساب جمیل﴾

حضرت سیدنا **اویس قرنی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے

نام

سرکار میں یہ نذر مختصر قبول ہو

ب

تقریظ

فیض ملت، مصنف کتب کثیرہ، شیخ القرآن، محدث وقت، پیر طریقت

حضرت علامہ ابوصالح محمد فیض احمد اویسی مدظلہ العالی بہاولپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

اما بعد! فقیر نے فاضل نوجوان علامہ حافظ محمد رمضان اویسی سلمہ ربہ کی تالیف برائے ایصال الثواب کے چند مقامات دیکھے۔ ویسے تو ایصالِ ثواب پر بہت سے رسائل وکتب تصنیف ہوئی ہیں لیکن فاضل مکرم نے انوکھا طریقہ برتا ہے کہ اس موضوع کو پہلے قرآن مجید سے مؤید کیا ہے پھر احادیث مبارکہ اور تصریحات فقہاء سے۔ طرفہ یہ کہ آخر میں مخالفین کی عبارات لائے ہیں تاکہ تاویلات کی گنجائش نہ رہے۔

مولیٰ عزوجل سے دعا ہے کہ عزیز فاضل کی مساعی جمیلہ قبول فرمائے اور اہل اسلام عوام وخواص کے لئے مشعل راہ ہدایت بنائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

بہاولپور۔ پاکستان

۲ رجب المرجب ۱۴۲۲ھ

ج

تقریظ

شیخ الفقہ استاذ العلماء حضرت علامہ

مفتی محمد عبد اللطیف قادری

متولی جامع رضائے مصطفیٰ ﷺ جکنہ

حضرت العلام فاضل مولف حضرت مولانا محمد رمضان صاحب اویسی نے بہت ہی جانفشانی اور عرق ریزی سے مسئلہ ایصال ثواب حل فرمایا۔ مولیٰ کریم کی بارگاہ بیکس پناہ میں عرض ہے کہ اس کو قبول فرمائے اور شیخ وشاب کیلئے یکساں نافع ومعمول فرمائے۔

آمین بحرمة سید العالمین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

د

تقریظ

پاسبانِ مسلکِ رضا، حضرت علامہ

الحاج ابوداؤد محمد صادق قادری

امیر جماعت رضائے مصطفیٰ ﷺ پاکستان

فخرِ اہلسنت مولانا علامہ الحافظ محمد رمضان صاحب اویسی کی تالیف ''حقیقتِ ایصالِ ثواب'' نظر سے گزری، ماشاء اللہ۔ بہت جامع و مدلل کتاب ہے۔ جس میں ایصال ثواب وختم شریف کی حقیقت کو بہت مدلل و مفصل و آسان و عام فہم انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ اور منکرین و معاندین کے شبہات و اعتراضات کا مسکت جواب دیا گیا ہے۔

دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ مولانا موصوف کی عمر و عمل میں برکت فرمائے۔ کتاب کو نافع و مقبول بنائے اور ان کی تدریسی و تصنیفی خدمات میں مزید اضافہ فرمائے۔

آمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

ایصالِ ثواب کا معنیٰ ومفہوم

ایصالِ ثواب کا لغوی معنیٰ:

ایصال باب افعال کا مصدر ہے جس کا مادہ و ص ل۔ جس کا معنیٰ ہے ملنا، پہنچنا (لازم)۔ جب یہ باب افعال سے آئے تو متعدی ہونے کی وجہ سے اس کا معنیٰ ہے پہنچانا۔ المنجد۔ص۔۱۰۸۹

علامہ ابنِ منظور نے ''لسان العرب'' اور علامہ زبیدی نے ''تاج العروس'' میں ایصال کا معنیٰ ابلاغ بمعنیٰ پہنچانا بیان کیا ہے۔

لسان العرب، ل، ۱۱۔۷۲۶)، (تاج العروس ۸۔۱۵۵

لہٰذا ایصالِ ثواب کا معنیٰ ہوا ثواب پہنچانا۔

ایصالِ ثواب کا اصطلاحی معنیٰ:

ایصالِ ثواب سے مراد یہ ہے کہ آدمی اپنے نیک اعمال اور عبادات کا اجر و ثواب اپنے فوت شدہ عزیز، دوست اور محسن رشتہ دار کو پہنچانے کی نیت و قصد کرے۔

☆ مسلمان اپنی کسی عبادت کا ثواب کسی دوسرے مسلمان کو پہنچا سکتا ہے یا نہیں؟

اہل سنت وجماعت کا مذہب یہ ہے کہ ثواب پہنچتا ہے اور اس سے فوت شدگان کو نفع پہنچتا ہے۔ نیز ایصالِ ثواب کرنے والا بھی محروم نہیں رہتا۔ اس کے برعکس معتزلہ کا یہ عقیدہ ہے کہ فوت شدگان کو ثواب نہیں پہنچتا ہے۔ اگرچہ اب معتزلہ تو نہیں رہے لیکن معتزلہ جیسے عقائد ونظریات رکھنے والے لوگوں کی اس دور میں بھی کوئی کمی نہیں۔ جنہوں نے ایصالِ ثواب کا انکار شروع کر دیا ہے حالانکہ وہ قرآن وحدیث پر ایمان رکھنے کے دعویدار ہیں۔ تعجب ہے کہ وہ قرآن وحدیث پر ایمان وعمل کے مدعی ہو کر ایصالِ ثواب اور اس کے مفید ونافع ہونے کے منکر کیسے ہو گئے؟ کیونکہ قرآن وحدیث پر ایمان وعمل کا دعوٰی اور ایصالِ ثواب کا انکار...... یہ دو متضاد چیزیں ہیں۔ بدقسمتی سے اس دور میں بہت سارے مسائل جو ابتداء اسلام سے متفق علیہ تھے مختلف فیہ بنا دیا گیا ہے اور ان اعمال کے کرنے والے مسلمانوں پر شرک وبدعت کے فتوے لگا کر مشرک وبدعتی قرار دیا جا رہا ہے۔ ان مسائل میں سے ایک مسئلہ ایصالِ ثواب ہے اس مختصر رسالہ میں کوشش کی گئی ہے کہ قرآن وسنت اور سلف صالحین کے اقوال کو سامنے رکھ کر حقیقت کو واضح کیا جائے اور لوگوں کو شکوک وشبہات سے نجات دلا کر راہِ حق کی طرف بلایا جائے۔

ہاں اگر کسی کو ایصالِ ثواب کی موجودہ شکل وصورت پر اختلاف ہے کہ نبی کریم ﷺ سے اس ہیئت پر فاتحہ وایصالِ ثواب ثابت نہیں ہے اور اکثر یہی

اعتراض کیا جاتا ہے۔ تو یاد رکھنا چاہیے اگر اس چیز کو بنیاد بنا کر اعتراض کیا جائے گا تو پھر بہت ساری چیزیں اس کی زد میں آئیں گی جس پر مخالفین ایصالِ ثواب بھی عمل پیرا ہیں۔ جن میں سے چند ایک بطور نمونہ پیش خدمت ہیں۔

۱۔ قرآن پاک کی موجودہ شکل وصورت، رسول اللہ ﷺ کی ظاہری حیاتِ طیبہ میں نہ تھی۔ اس کو دورِ صدیقی میں جمع کیا گیا۔ اس پر اعراب وغیرہ حجاج بن یوسف کے دور میں لگے لہٰذا اس کا پڑھنا......

۲۔ نمازِ تراویح کی موجودہ شکل وصورت، باجماعت ادا کرنا، تراویح میں مکمل قرآن پاک کی تلاوت نبی پاک ﷺ کی ظاہری حیاتِ طیبہ میں نہ تھی۔ لہٰذا نمازِ تراویح کا اس اہتمام سے ادا کرنا......

۳۔ بخاری ومسلم ودیگر کتب احادیث رسول اللہ ﷺ کی ظاہری حیاتِ طیبہ میں نہ تھی لہٰذا اس کا پڑھنا اور حوالہ طلب کرنا......

۴۔ موجودہ نظامِ تعلیم۔ یعنی صرف، نحو، منطق وفلسفہ، اصولِ حدیث، اصولِ تفسیر، بخاری ومسلم ودیگر کتب احادیث رسول اللہ ﷺ کی ظاہری حیاتِ طیبہ میں نہ تھی لہٰذا اس کا پڑھنا اور حوالہ طلب کرنا......

۵۔ سالانہ ختمِ بخاری کا پروگرام حضور ﷺ کی ظاہری حیاتِ طیبہ میں نہ تھا (حالانکہ بریلوی، دیوبندی، اہلحدیث تمام اس کا اہتمام کرتے ہیں) لہٰذا اس کا اہتمام کرنا......

۶۔ سالانہ اجتماع کا پروگرام اس شکل وصورت کے ساتھ حضور ﷺ کی ظاہری سیرت پاک سے ثابت نہیں ہوتا۔ لہٰذا اس کا انعقاد کرنا......

۷۔ آلاتِ حرب، ٹینک، سریع الحرکت، جنگی جہاز وغیرہ۔ آقاء دو عالم ﷺ کی ظاہری حیاتِ طیبہ میں نہ تھے۔ لہٰذا ان سے جہاد کرنا.....

۸۔ ذرائع آمد ورفت، کاریں، بسیں، ہوائی جہاز وغیرہ رسول اکرم ﷺ کی ظاہری حیاتِ طیبہ میں نہ تھے۔ لہٰذا ان پر سفر کرنا.......

۹۔ جمعۃ المبارک کی دوسری اذان، حضور ﷺ کی ظاہری حیات طیبہ میں نہ تھی یہ عثمانِ غنیؓ کے دور میں شروع ہوئی لہٰذا جمعۃ المبارک کی دوسری اذان دینا...

۱۰۔ مساجد کی موجودہ شکل وصورت، یعنی مینار، محراب، پختہ چھت، روشنی کا وسیع انتظام، پانی کا وافر انتظام رسول اللہ ﷺ کی ظاہری حیاتِ طیبہ میں نہ تھی لہٰذا ان مساجد میں نماز پڑھنا اور پڑھانا.........

تلك عشرة كاملة

ان سوالات کی جو تاویل ہمارے بھائی کریں اسی تاویل کو ایصالِ ثواب کے ضمن میں بھی قبول کیا جانا چاہیے۔

اگر یہ تمام صورتیں رسول اللہ ﷺ کی ظاہری حیات طیبہ میں نہ پائے جانے کے باوجود جائز ہیں تو ایصالِ ثواب کی محافل کے عدم جواز کی کوئی معقول وجہ نہیں ہے۔ قرآن پاک اور سنتِ نبویہ سے اسکا جواز ثابت ہے اور صحابہ کرام رضوان

اللہ تعالیٰ اجمعین اس پر عمل پیرا رہے ہیں لہٰذا یہ عمل مستحسن اور مستحب ہے۔

اس مختصر رسالہ کو تین ابواب پر تقسیم کیا ہے۔

آخر میں ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو لمحہ بہ لمحہ میری رہنمائی فرماتے رہے خصوصاً شیخ الفقہ حضرت علامہ مفتی محمد عبداللطیف قادری صاحب، پروفیسر محمد اکرم ورک صاحب، علامہ محمد دلاور حسین اویسی صاحب، صاحبزادہ محمد ذکاء اللہ رضوی صاحب اور شیخ محمد حنیف نقشبندی صاحب۔ ان کے علاوہ وہ تمام احباب جنہوں نے کسی بھی حوالہ سے میری اعانت کی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو بہتر اجر عطا فرمائے۔

آمین یارب العالمین بجاہ النبی الکریم وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

حافظ محمد رمضان اویسی

باب اوّل

ایصالِ ثواب اور قرآنِ کریم

اللہ رب العزت نے انسان کو پیدا فرما کر جہاں اسکی جسمانی ضروریات کا بندوبست کیا اسی طرح روحانی تربیت کیلئے نبوت و رسالت کا سلسلہ شروع فرما کر اپنے انبیاء و رسل پر وقتاً فوقتاً کتابوں، صحیفوں کو بھی نازل فرمایا حتی کہ سب سے آخر میں سید المرسلین ﷺ کو مبعوث فرمایا اور آپ کے قلب منیر پر سب سے افضل و اعلیٰ، اتم و اکمل کتاب قرآن مجید نازل فرمائی جس میں حقوق اللہ اور حقوق العباد کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ حقوق العباد میں بندوں کے دیگر حقوق کے ساتھ ساتھ ان کا ایک حق دعا کی صورت میں بھی بیان کیا گیا ہے۔ یہ دعا زندوں کیلئے بھی ہو سکتی ہے اور مردوں کیلئے بھی۔ یہ (دعا) عزیز و اقارب کا فرض اور میت کا حق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایصالِ ثواب اور دعا کی حقیقت کو ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔

أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ (البقرہ ۲۔۱۸۶)

"میں دُعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب
وہ مجھے پکارے"

فوائد

۱۔ اس آیت میں حرف "اِذَا" جو ظرف زمان ہے کا موجود ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ ہے اس بارگاہ سے جب چاہو دعا مانگو۔ اس میں صبح و شام، انفرادی و اجتماعی، خلوت و جلوت کی کوئی قید نہیں۔ جس حالت میں بھی مانگو گے 'اِذَا' کا تقاضہ ہے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا۔

۲۔ عربی کا قاعدہ ہے کہ جہاں عامل ہو معمول نہ ہو، یا صفت ہو موصوف نہ ہو۔ وہاں عموم مراد ہوتا ہے۔

اب اس قاعدہ کو سامنے رکھ کر اس آیت مقدسہ کو دوبارہ پڑھئے۔ اس میں فقط دعا مانگنے کا اور دعا قبول کرنے کا ذکر ہے کیا مانگے کس لئے مانگے۔ اپنے لئے یا غیر کیلئے، زندوں کیلئے یا فوت شدگان کیلئے کوئی قید نہیں ہے۔ یعنی جس کیلئے بھی دعا مانگو گے اللہ تعالیٰ اس کے حق میں قبول فرمائے گا۔ نیز اس کو دعا کے فوائد عطا فرمائے گا۔

اس آیت کی تفسیر میں امام ابن کثیر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کسی دعا مانگنے والے کی دعا کو رد نہیں فرماتا اور مانگنے والے کے عمل کو ضائع نہیں فرماتا بلکہ اس کی دعا و پکار کو سنتا ہے۔ (تفسیر القرآن العظیم ۱۔۲۹۶)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ رَبَّكُمْ حَيٌّ كَرِيْمٌ يَسْتَحْيِيْ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ اَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا۔

مظہری ۱۔۲۰۲، ترمذی۔ باب الدعوات ۲۔۱۹۶

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارا رب حی و
کریم ہے۔وہ ناپسند فرماتا ہے اس چیز کو کہ جب
اس کا بندہ ہاتھ اٹھا کر اس سے مانگے تو وہ اسے
خالی ہاتھ لوٹا دے۔

فرشتوں کی سنت

فرشتے اللہ تعالیٰ کی وہ نوری مخلوق ہے جو کسی لمحے بھی اس کی نافرمانی یا حکم عدولی نہیں کرتے۔اللہ تعالیٰ انکے بارے میں ارشاد فرماتا ہے

لَا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ

''جس کا اللہ ان کو حکم دیتا ہے وہ نافرمانی نہیں
کرتے۔وہ وہی کرتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا
جاتا ہے۔''

بعض فرشتے حالتِ قیام میں ہیں بعض حالتِ رکوع میں بعض حالتِ سجدہ میں،اور بعض اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتحمید کررہے ہیں۔اور یہ قیامت تک اسی حالت میں رہیں گے۔فرشتوں میں سے وہ عظیم فرشتے جنہیں حاملینِ عرش کہا جاتا ہے یہ چار ہیں اور قیامت کے روز آٹھ ہو جائیں گے یہ وہ مقرب فرشتے ہیں جنکے بارے میں صاحبِ تفسیر نسفی اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَمَرَ جَمِيْعَ الْمَلَآئِكَةِ اَنْ يَغْدُوْا وَيَرُوْحُوْا

بِالسَّلَامِ عَلٰى حَمَلَةِ الْعَرْشِ تَفْضِيْلًا لَهُمْ عَلٰى سَائِرِ الْمَلَآئِكَةِ

''اللہ تعالیٰ تمام فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ وہ صبح
وشام حاملین عرش کو ان کی فضیلت کی وجہ سے
سلام کریں۔''

اورعرش کے گرد کتنے فرشتے ہیں انکی تعداد اللہ ہی جانتا ہے۔بعض روایات میں انکی صفوں کی تعداد بتلائی ہے جو لاکھوں تک پہنچتی ہے ان کو کروبین کہا جاتا ہے۔یہ سب اللہ تعالیٰ کے مقرب فرشتے ہیں۔اللہ رب العزت انکے عمل،طریقہ اور شیوہ کو بیان کرتا ہے۔

اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ
وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

(المؤمن۔۴۰۔۷)

''جو فرشتے اٹھائے ہوئے ہیں عرش کو اور وہ
عرش کے اردگرد (حلقہ زن) ہیں۔وہ اپنے
رب کی حمد اور تسبیح بیان کرتے ہیں اور وہ اس پر
ایمان رکھتے ہیں۔اور ایمان والوں کیلئے
استغفار کرتے ہیں۔''

اس سے معلوم ہوا کہ فرشتوں کا بخشش کی دعائیں مانگنا بارگاہ صمدیت میں

بہت زیادہ پسندیدہ عمل ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو دعا اور استغفار کا حکم دے رکھا ہے۔اس آیت مقدسہ میں یَحْمِلُوْنَ ۔ یُسَبِّحُوْنَ ۔ یُؤْمِنُوْنَ اور یَسْتَغْفِرُوْنَ چاروں صیغے فعل مضارع کے ہیں اور فعل مضارع اس فعل کو کہتے ہیں جس میں حال اور استقبال دو زمانے پائے جائیں یعنی فعل مضارع دوام و استمرار پر دلالت کرتا ہے۔تو گویا آیت کا مفہوم یہ ہوگا کہ حاملین عرش اور مقرب بارگاہ الٰہی جن کی حیاء اور ادب کا عالم یہ ہے کہ یہ ہمیشہ سر جھکائے رہتے ہیں ۔آنکھ اوپر اٹھا کر دیکھتے ہی نہیں۔جلال الٰہی سے ہر وقت لرزاں ترساں رہتے ہیں۔ان کا محبوب مشغلہ یہ ہے کہ وہ ہمیشہ مومنوں کیلئے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ امام رازی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

وَاعْلَمْ اَنَّهُمْ لَمَّا طَلَبُوْا مِنَ اللّٰهِ اِزَالَةَ الْعَذَابِ عَنْهُمْ اَرْدَفُوْهُ
بِاَنْ طَلَبُوْا مِنَ اللّٰهِ اِيْصَالَ الثَّوَابِ اِلَيْهِمْ۔

(تفسیر کبیر۔المومن۔۲۷۔الجزء السابع والعشرون)

" اور خوب جان لو کہ بے شک انھوں نے
(فرشتے) اللہ تعالیٰ سے طلب کیا مومنوں کیلئے
عذاب کی دوری کو اور وہ پیچھے لائے اس کو بایں
طور کہ انھوں نے طلب کیا اللہ تعالیٰ سے ان کیلئے
(مومنوں) ایصال ثواب۔"

علامہ اسمٰعیل حقی فرماتے ہیں۔

اِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ كَمَا اُمِرُوْا بِالتَّسْبِيْحِ وَالتَّحْمِيْدِ وَالتَّمْجِيْدِ لِلّٰهِ
تَعَالٰى فَكَذٰلِكَ اُمِرُوْا بِالْاِسْتِغْفَارِ وَالدُّعَاءِ لِمُذْنِبِي الْمُؤْمِنِيْنَ
لِاَنَّ الْاِسْتِغْفَارَ لِلْمُذْنِبِ وَيَجْتَهِدُوْنَ فِي الدُّعَاءِ لَهُمْ
فَيَدْعُوْنَ لَهُمْ بِالنَّجَاةِ ثُمَّ بِرَفْعِ الدَّرَجَاتِ

(روح البیان ۸۔۱۵۷)

" بے شک فرشتوں کو جیسے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء
اور بزرگی بیان کرنے کا حکم دیا گیا ہے اسی طرح
انہیں گناہ گار مومنوں کیلئے دعا واستغفار کرنے کا
حکم دیا گیا ہے۔اسلئے کہ استغفار گناہ گار کیلئے
ہے اور وہ فرشتے گناہ گاروں کیلئے دعائیں
کرتے ہیں اور ان کیلئے نجات کی پھر بلندی
درجات کی دعا کرتے ہیں۔"

جد الانبیاء حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی سنت

حضرت انسان میں سے جن لوگوں پر اللہ تعالیٰ نے خصوصی انعام فرمایا ہے وہ چار گروہ ہیں۔حضرات انبیاء علیہم السلام،صدیقین،شہداء اور اولیاء عظام۔جس کا تذکرہ قرآن مجید میں یوں کیا گیا ہے

أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ

(النساء۔۶۹)

"اللہ تعالیٰ نے ان پر فضل کیا یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور نیک لوگوں پر۔"

تمام انبیاء ورسل کی بعثت کا مقصد ان کی اتباع وفرمانبرداری کرنا ہے۔ چونکہ تمام انسانوں کو مطیع بنایا اور ان کو اتباع رسول اور اطاعتِ رسول کا حکم دیا اور انبیاء علیہم السلام کو مطاع بنایا ہے۔ اللہ کریم اس بارے میں یہ ارشاد فرماتا ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ

(النساء۔۶۴)

"اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے۔"

انعام یافتہ حضرات میں جنہیں اولیت حقیقی حاصل ہے اور جو معصوم عن الخطا ہیں وہ انبیاء علیہم السلام ہیں اور انبیاء ورسل میں سے بعض بعض سے افضل ہیں۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے یوں بیان فرمایا ہے۔

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ (البقرہ۔۲۵۳)

"یہ رسول ہیں ہم نے ان میں سے ایک کو دوسرے پر افضل کیا ان میں سے کسی سے اللہ تعالیٰ نے کلام فرمایا اور کوئی وہ ہے جسے سب درجوں میں بلند کیا۔"

نبی سے رسول افضل، رسول سے اولوالعزم رسول افضل، اولوالعزم رسول سے کلیم افضل، کلیم سے خلیل افضل۔ خلیل کے متعلق قرآن حمید میں یہ بیان ہے۔

وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا

"اور بنایا اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو دوست۔"

وہ اللہ کا برگزیدہ، مقرب ومحبوب پیغمبر دعا کرتا ہے۔

رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ رَبَّنَا اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ

(ابراہیم۔۴۰۔۴۱)

"اے میرے رب! مجھے نماز قائم کرنیوالا رکھ اور کچھ میری اولاد کو۔ اے ہمارے رب! اور ہماری دعا سن لے، اے ہمارے رب! مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہوگا۔"

ہر نماز پڑھنے والا شخص نماز میں یہ دعا پڑھتا ہے۔ خواہ اس کے والدین زندہ ہیں یا فوت ہو گئے۔ لہذا معلوم ہوا اسلام کی سب سے اہم عبادت جس کو دین کا ستون قرار دیا گیا۔ مومن کی معراج کہا گیا۔ ایمان کی علامت قرار دیا گیا ہے۔ یعنی نماز بھی دعاء مغفرت کا درس دیتی ہے۔ صاحب تفسیر بغوی فرماتے ہیں۔

اِغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ كُلِّهِمْ

(تفسیر بغوی المسمی معالم التنزیل ۳۔۴۴)

"تو بخش دے تمام مومنوں کو۔"

صاحب روح البیان فرماتے ہیں۔

إِنْ كَانَ مُنْفَرِدًا أَنْ يَأْتِيَ بِصِيغَةِ الْجَمْعِ فَيَنْوِيْ نَفْسَهُ وَآبَاءَهُ وَأُمَّهَاتِهِ وَأَوْلَادَهُ وَإِخْوَانَهُ وَأَصْدِقَاءَهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الصَّالِحِيْنَ فَيَعُمُّهُمْ بِالدُّعَاءِ وَيَنَالُهُمْ بَرَكَةُ دُعَائِهِ وَيَنَالُ الدَّاعِي بَرَكَاتِ هِمَمِهِمْ وَتَوَجُّهِهِمْ بِأَرْوَاحِهِمْ إِلَيْهِ۝

(روح البیان ۴۔۳۳۰)

"اگرچہ وہ اکیلا ہو لائے وہ جمع کا صیغہ نیت کرے اپنی، اپنے آباؤ اجداد کی، امہات کی، اولاد کی، اپنے بھائیوں کی اور صالح مومن

دوستوں کی۔ سب کو دعا میں شامل کرے۔ وہ مذکورین اس دعا کرنے والے کی دعا کی برکت کو حاصل کریں گے اور دعا کرنے والا انکی روحانی توجہ کو حاصل کرے گا۔"

فائدہ

معلوم ہوا دعا کے فوائد دعا کرنے والے اور جن کیلئے دعا کی جائے تمام کو حاصل ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کسی کو محروم نہیں رکھتا۔

حضرت نوحؑ کی سنت

رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ (نوح ۷۱۔۲۸)

"اے میرے رب مجھے بخش دے اور میرے والدین کو اور اسے بھی جو میرے گھر میں ایمان کے ساتھ داخل ہوا اور سب مومن مردوں اور عورتوں کو بخش دے۔"

دعاء نوح کی تفسیر کرتے ہوئے امام ابن کثیر علیہ الرحمہ لکھتے ہیں۔

دُعَاءٌ لِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَذٰلِكَ يَعُمُّ الْأَحْيَاءَ وَالْأَمْوَاتَ وَلِهٰذَا يُسْتَحَبُّ مِثْلُ هٰذَا الدُّعَاءِ اقْتِدَاءً بِنُوْحٍ

(تفسیر القرآن العظیم ۴۔۵۵۰)

"دعا تمام مومن مرد وعورت کیلئے ہے اور یہ دعا
شامل ہے زندوں اور مردوں کو نوح علیہ السلام
کی اقتداء کرتے ہوئے۔ لہٰذا اس طرح دعا کرنا
مستحب ہے۔"

انبیاء ومومنین کی شان

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ

(التوبۃ ۹_۱۱۳)

"نبی ﷺ اور ایمان والوں کیلئے مناسب نہیں
ہے کہ وہ مشرکوں کیلئے مغفرت طلب کریں
اگرچہ وہ مشرک ان کے قریبی رشتہ دار ہی ہوں
جبکہ ان کا دوزخی ہونا ان پر واضح ہو چکا ہے۔"

اس آیت مقدسہ سے معلوم ہوا کہ مشرک کیلئے دعا و استغفار نہیں کرنی چاہئے۔ جب ان کا جہنمی ہونا ظاہر ہو جائے۔ جنتی اور دوزخی کا اظہار موت پر ہوگا کہ اسکی موت کفر پر آتی ہے یا اسلام پر۔

مسئلہ زندگی میں تمام کیلئے دعا کرنا جائز مسلمان ہو یا کافر۔ مگر مرنے کے بعد کافر کیلئے دعا مانگنا ممنوع اور مومن کیلئے جائز۔ جیسا کہ اس آیت مقدسہ کا دوسرا رخ

بتلا رہا ہے کہ نبی ﷺ اور مومن کی شان یہ ہے کہ وہ مومن کیلئے دعاء مغفرت کرتے ہیں امام ابن کثیر اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان نقل کرتے ہیں۔

يَقُولُ رَحِمَ اللَّهُ رَجُلًا اسْتَغْفَرَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ وَلِأُمِّهِ

(تفسیر القرآن العظیم ۲_۵۱۹)

"حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رحم فرمائے اللہ
تعالیٰ اس شخص پر جس نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ اور اس کی والدہ کیلئے دعاءِ استغفار کی۔"

فائدہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صحابہ کی سنت یہ ہے کہ دعا مانگنے والوں کو دعا دو۔

مومنوں کا پسندیدہ عمل

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ

(الحشر ۵۹_۱۰)

"اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے
بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔"

صاحب تفسیر بغوی رقمطراز ہیں۔

وَهُمُ الَّذِينَ يَجِيئُونَ بَعْدَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ثُمَّ ذَكَرَ أَنَّهُمْ يَدْعُونَ لِأَنْفُسِهِمْ وَلِمَنْ سَبَقَهُمْ

بِالْاِیْمَانِ وَالْمَغْفِرَةَ

(تفسیر بغوی المسمیٰ معالم التنزیل ۴۔۳۲۰)

"کہ وہ لوگ جو مہاجرین و انصار کے بعد
قیامت تک آئیں گے بے شک وہ اپنے لئے
اور ان لوگوں کیلئے جو ان سے پہلے ایمان لائے
مغفرت کی دعا کریں گے۔"

باب ثانی

ایصالِ ثواب اور احادیثِ رسالت مآب ﷺ

رسول اللہ ﷺ اور قرآن مجید کے اولین مخاطب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم تھے۔ اس لئے رسول اللہ ﷺ نے ان کی تربیت اس نہج پر فرمائی کہ وہ بعد والے لوگوں کیلئے نمونہ ہدایت بن سکیں۔ آپ ﷺ کی تربیت کا بنیادی نقطہ یہ تھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی نظر دنیاوی فوائد کی بجائے اخروی فوائد کی طرف زیادہ ہو۔ کیونکہ جتنی فکرِ آخرت زیادہ ہوگی اتنے ہی اعمال صالحہ زیادہ سرزد ہوں گے۔ چنانچہ تربیت نبوی ﷺ کا ہی اثر تھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی زندگیاں اطاعتِ الٰہی کا نمونہ بنیں۔ اس لئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ فَبِاَیِّهِمُ اقْتَدَیْتُمْ اِهْتَدَیْتُمْ

"میرے صحابہ آسمان ہدایت کے چمکتے ہوئے
ستاروں کی طرح ہیں ان میں سے
جس کی بھی اقتداء کرو گے ہدایت پا جاؤ گے۔"

چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم رسول اللہ ﷺ سے جب بھی سوال کرتے تو ان کے پیش نظر آخرت کی بھلائی ہی ہوتی۔ چاہے وہ بھلائی ان کے لئے ہو یا ان کے دوسرے بھائیوں کیلئے ہو۔ چنانچہ کتب احادیث میں ایسی متعدد مثالیں

تلاش کی جا سکتی ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اسی جذبہ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا چنانچہ روایت ہے کہ ایک شخص بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم هَلْ بَقِیَ عَلَیَّ مِنْ بِرِّ وَالِدَیَّ شَیْئٌ اَبَرُّھُمَا بِہٖ بَعْدَ مَوْتِھِمَا؟ قَالَ نَعَمْ اَرْبَعُ خِصَالٍ بَقِیَتْ عَلَیْکَ اَلدُّعَاءُ وَالْاِسْتِغْفَارُ لَھُمَا وَاِنْفَاذُ عَھْدِھِمَا وَاِکْرَامُ صَدِیْقِھِمَا وَ صِلَۃُ الرَّحِمِ الَّتِیْ لَا رَحِمَ لَکَ اِلَّا مِنْ قِبَلِھِمَا

(احکام تمنی الموت ۔۶۵)

''ایک شخص آقا کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔اس نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے والدین کا انتقال ہو گیا ہے کیا اب ان کیلئے کوئی نیکی کی صورت ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں! چار چیزیں تجھ پر باقی ہیں۔ان کیلئے دعا و استغفار کرنا،انکے وعدے پورے کرنا،انکے دوستوں کی عزت کرنا اور ان کے پیدا کیے ہوئے رشتوں کو برقرار رکھنا۔''

نماز جنازہ کے بعد دعا کا ثبوت

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ اِذَا صَلَّیْتُمْ عَلَی الْمَیِّتِ فَاَخْلِصُوْا لَہُ الدُّعَاءَ

(ابوداؤد، باب الدعاء علی المیت ۲۔۱۰۰)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میت پر نماز پڑھ لو۔تو اس کیلئے خلوص نیت سے دعا کرو۔''

بعض حضرات کا یہ کہنا کہ خلوص نیت سے دعا کرنے سے مراد نماز جنازہ ہی ہے کم علمی کی بنا پر ہے کیونکہ (فاخلصوا) پر جو فاء آئی ہے وہ (للترتیب بلا مہلت) کیلئے آئی ہے۔اس سے معلوم ہوا کہ نماز جنازہ کا بیان (اِذَا صَلَّیْتُمْ عَلَی الْمَیِّتِ) میں ہے اور مخلصانہ دعا کا حکم (فَاَخْلِصُوْا لَہُ الدُّعَاءَ) سے ہے۔یعنی جنازہ الگ عمل ہے اور دعا بعد از نماز جنازہ الگ عمل ہے۔اس حدیث مبارکہ میں دونوں کا حکم ہے۔قرآن پاک کی ایسی ہی ترتیب پر ایک آیت مقدسہ پر نظر کریں۔

فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ (الجمعہ)

''جب پڑھ لو نماز تو پھیل جاؤ زمین پر۔''

اس آیت میں ادائے صلوۃ اور انتشار فی الارض کا حکم ہے۔ انتشار فی الارض نماز میں ہوگا یا ادائے نماز کے بعد۔ جو تاویل اس آیت کے متعلق ہے وہی تاویل حدیث مبارکہ کی ہے۔ ادائے نماز الگ حکم ہے اور انتشار فی الارض الگ حکم ہے۔ ایسے ہی نماز جنازہ کا ادا کرنا الگ حکم ہے اور مخلصانہ دعا کا الگ حکم ہے۔

فائدہ نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد دعا کرنے کا حکم آقا نامدار ﷺ نے دیا ہے۔

لہٰذا نماز جنازہ کے بعد دعا کرنا سنت رسول ﷺ ہوا۔

قبر پر کھڑا ہونے کا ثبوت

عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ رضی الله تعالیٰ عنه قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ وَاسْئَلُوا لَهُ بِالتَّثْبِيتِ فَإِنَّهُ الْآنَ يُسْئَلُ۔

(ابوداؤد۔ کتاب الجنائز باب الاستغفار عند القبر للمیت فی وقت الانصراف۔ ۲۔۱۰۳)

''حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ جب میت کے دفن سے فارغ ہوتے تو اس کی قبر پر کھڑے ہوتے اور فرماتے اپنے بھائی کیلئے استغفار کرو پھر اس کیلئے ایمان پر قائم رہنے کی دعا کرو کہ بیشک اس سے اب سوال ہوگا۔''

فائدہ

۱۔ میت کو دفن کرنے کے بعد قبر پر کھڑے ہو کر دعا کرنا سنت رسول ﷺ ہے۔

۲۔ قبر پر کھڑا ہونا سنت رسول ﷺ ہے۔

وَلَمَّا حَضَرَتِ الْحَكَمَ بْنَ الْحَارِثِ السُّلَمِيَّ الصَّحَابِيَّ الْوَفَاةُ قَالَ لِأَصْحَابِهِ إِذَا دَفَنْتُمُونِي وَرَشَشْتُمْ عَلَىٰ قَبْرِي الْمَاءَ فَقُومُوا عَلَىٰ قَبْرِي وَاسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَادْعُوا لِي

(کشف الغمہ عن جمیع الامۃ ۱۔۲۷۴)

''جب صحابی رسول ﷺ حضرت حکم بن الحارث سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کا وقت قریب آیا تو آپ نے اپنے دوستوں سے کہا جب تم مجھے دفن کر لو اور میری قبر پر پانی چھڑک لو تو میری قبر پر قبلہ رخ ہو کر کھڑے ہو جانا اور میرے لئے دعا کرنا۔''

فائدہ

۱۔ صحابی رسول ﷺ کا قبر پر کھڑے ہونے کی وصیت کرنا۔

۲۔ صحابی رسول ﷺ کا میت کیلئے دعا کی وصیت کرنا۔

صاحب قبر کو دعا کا انتظار

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله تعالیٰ عنه قَالَ رَسُوْلُ

قال رسول اللہ ﷺ مَا الْمَيِّتُ فِي قَبْرِهِ إِلَّا كَالْغَرِيقِ الْمُتَغَوِّثِ يَنْتَظِرُ دَعْوَةً تَلْحَقُهُ مِنْ أَبٍ أَوْ أُمٍّ أَوْ أَخٍ أَوْ صَدِيقٍ فَإِذَا لَحِقَتْهُ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيُدْخِلُ عَلٰى أَهْلِ الْقُبُورِ مِنْ دُعَاءِ أَهْلِ الْأَرْضِ أَمْثَالَ الْجِبَالِ وَإِنَّ هَدِيَّةَ الْأَحْيَاءِ إِلَى الْأَمْوَاتِ الْاِسْتِغْفَارُ لَهُمْ

(مشکوۃ شریف، باب الاستغفار والتوبۃ، الفصل الثالث/۱۔۲۰۶)،
(تفسیر مظہری/۹۔۱۲۷)، (احکام تمنی الموت/۷۴)

"حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مرنے والا قبر میں ڈوبنے والے اور فریاد کرنے والے کی طرح ہے جو کہ دعا کی انتظار میں ہوتا ہے جو اسے ماں، باپ، بھائی یا دوست کی طرف سے پہنچتی ہے۔ جب ان میں سے کسی کی طرف سے دعا پہنچتی ہے تو وہ اس میت کے نزدیک دنیا و مافیھا سے زیادہ محبوب ہوتی ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ ضرور اہل قبور کیلئے داخل کرتا ہے۔ اہل زمین کی دعائیں

پہاڑوں کی مانند بنا کر اور بے شک زندوں کا ہدیہ مردوں کیلئے استغفار ہے۔"

فوائد

۱۔ دعا و استغفار کا میت کو انتظار ہوتا ہے۔
۲۔ دعا و استغفار کا میت کو نفع ہوتا ہے۔
۳۔ قبر میں صاحب قبر کو دعا و استغفار، کلمات طیبات، تلاوت قرآن و دیگر اشیاء کا ثواب ہوتا ہے جو اس حدیث مبارکہ میں مذکور ہے۔

مومن و مسلم کو ثواب پہنچتا ہے

صحابہ کرام اپنے فوت شدگان کیلئے ایصال ثواب کرتے تھے۔ عمرو بن عاص اور ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں صحابی رسول ﷺ تھے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ الْعَاصَ ابْنَ وَائِلٍ أَوْصٰى أَنْ يُعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ فَأَعْتَقَ ابْنُهُ هِشَامٌ خَمْسِينَ رَقَبَةً فَأَرَادَ ابْنُهُ عَمْرٌو أَنْ يُعْتِقَ عَنْهُ الْخَمْسِينَ الْبَاقِيَةَ فَقَالَ حَتّٰى أَسْأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ أَبِي أَوْصٰى بِعِتْقِ مِائَةِ رَقَبَةٍ وَإِنَّ هِشَامًا أَعْتَقَ عَنْهُ خَمْسِينَ وَبَقِيَتْ عَلَيْهِ خَمْسُونَ رَقَبَةً أَفَأُعْتِقُ

عَنْهُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّهٗ، لَوْ كَانَ مُسْلِمًا فَاَعْتَقْتُمْ عَنْهُ، اَوْتَصَدَّقْتُمْ عَنْهُ، اَوْ حَجَجْتُمْ عَنْهُ، بَلَغَهٗ ذٰلِكَ

(ابوداؤد، کتاب الوصایا، باب ماجاء فی وصیۃ الحربی یسلم ولیہ الزمہ ان ینفذھا ۲۔۴۳)

"حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ عاص بن وائل نے وصیت کی کہ اسکی طرف سے سو غلام آزاد کیے جائیں۔ چنانچہ اسکے بیٹے ہشام نے اسکی طرف سے پچاس غلام آزاد کر دیئے پھر اس کے دوسرے بیٹے عمرو بن عاص نے ارادہ کیا کہ اسکی طرف سے باقی پچاس آزاد کر دے تو انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھ کر ہی ایسا کروں گا۔ چنانچہ وہ نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ میرے باپ نے وصیت کی تھی کہ اسکی طرف سے سو غلام آزاد کیے جائیں۔ ہشام نے اسکی طرف سے پچاس آزاد کر دیے ہیں اور پچاس باقی ہیں۔ کیا میں اسکی طرف سے غلام آزاد

کردوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ اگر مسلمان ہوتا تو تم اس کی طرف سے غلام آزاد کرتے، صدقہ دیتے یا اس کی طرف سے حج کرتے۔ تو اسے ان اعمال کا ثواب پہنچ جاتا۔"

آقاء نامدار سرور دو عالم ﷺ نے اس حدیث مبارکہ میں ایک ضابطہ، قانون ارشاد فرمایا ہے۔ مرنے والا مومن و مسلم ہو تو دعا و استغفار، صدقہ و خیرات، اس کو نفع دیتا ہے۔ اور اگر مومن و مسلم نہیں ہے تو

۱۔ اس کیلئے دعا و استغفار کرنا ناجائز ہے۔

۲۔ اگر اس کیلئے جہالت و لاعلمی کی وجہ سے دعا کر دی جائے تو اسکو اس دعا و استغفار کا فائدہ نہیں ہوگا۔

اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے دیوبند مکتبہ فکر کے فاضل شیخ الہند مولوی محمود الحسن محدث دیوبندی لکھتے ہے۔

اِنَّهٗ لَوْ كَانَ مُسْلِمًا دَلَّ عَلٰى اَنَّ الصَّدَقَةَ لَا يَنْفَعُ الْكَافِرَ وَلَا تُنْجِيْهِ وَعَلٰى اَنَّ الْمُسْلِمَ يَنْفَعُهٗ الْعِبَادَةُ الْمَالِيَّةُ وَالْبَدَنِيَّةُ

(حاشیہ ابوداؤد تحت الحدیث مذکورہ بالا)

لَوْ كَانَ مُسْلِمًا۔ یہ دلالت کرتا ہے کہ صدقہ کافر کو فائدہ نہیں دیتا اور نہ ہی نجات۔ اور

یہ بھی (لو کان مسلمًا) دلالت کرتا ہے اس پر کہ عبادتِ مالیہ اور عبادتِ بدنیہ فائدہ دیتی ہیں مومن و مسلم کو۔

كَانَ ﷺ يَقُوْلُ تَنْفَعُ الصَّدَقَةُ وَالصَّوْمُ كُلَّ مَنْ اَقَرَّ لِلّٰهِ التَّوْحِيْدَ وَمَاتَ عَلٰى ذٰلِكَ

(کشف الغمۃ عن جمیع الامۃ/۱-۲۷۴)

"حضور ﷺ فرماتے تھے صدقہ و خیرات اور روزہ ہر اس شخص کو فائدہ دیتا ہے جو اللہ کے وحدہ لاشریک ہونے کا اقرار کرے اور اسی حال میں فوت ہو"

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ

(مسلم شریف، باب قضاء الصوم عن المیت ۱-۳۶۲)

"حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص فوت ہو جائے اور اس پر کچھ روزے ہوں تو اس کی طرف سے اس کا ولی روزے رکھے۔"

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ بَيْنَا اَنَا جَالِسٌ عِنْدَ

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذْ اَتَتْهُ اِمْرَاَةٌ فَقَالَتْ اِنِّیْ تَصَدَّقْتُ عَلٰى اُمِّیْ بِجَارِيَةٍ وَاِنَّهَا مَاتَتْ قَالَ فَقَالَ وَجَبَ اَجْرُكِ وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيْرَاثُ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّهٗ كَانَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ اَفَاَصُوْمُ عَنْهَا قَالَ صُوْمِیْ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ اَفَاَحُجُّ عَنْهَا؟ قَالَ حُجِّیْ عَنْهَا

(مسلم شریف، باب قضاء الصوم عن المیت/۱-۳۶۲)

"حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جس وقت میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ ایک عورت آئی اور اس نے عرض کیا میں نے اپنی ماں کو ایک باندی صدقہ میں دی تھی۔ اور اب میری ماں فوت ہو گئی ہے۔ آپ نے فرمایا! تمہارا اجر ثابت ہو گیا ہے اور وراثت نے وہ باندی تمہیں واپس لوٹا دی۔ اس عورت نے کہا ! یارسول اللہ ﷺ میری ماں پر ایک ماہ کے روزے تھے۔ کیا میں انکی طرف سے روزے رکھوں؟ فرمایا ہاں! انکی طرف سے روزے

رکھوں۔ اس نے کہا میری ماں نے حج نہیں کیا
تھا۔ میں اس کی طرف سے حج
کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا! ہاں اس طرف
سے حج کروں۔"

میت کی طرف سے نفلی عبادات کر کے ایصال ثواب کرنا مستحسن ہے۔ نیز صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سنت ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله تعالیٰ عنه اِنَّ امْرَاَةً اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ اِنَّ اُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ فَقَالَ اَرَاَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دِيْنٌ تَقْضِيْهِ؟ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَدَيْنُ اللّٰهِ اَحَقُّ بِالْقَضَاءِ

(مسلم شریف، باب قضاء الصوم عن المیت/۱-۳۶۲)

"حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اور عرض کیا (یا رسول اللہ ﷺ) میری ماں فوت ہو گئی ہے اور اس پر ایک ماہ کے روزے واجب ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ بتاؤ کہ اگر اس پر کچھ قرض ہوتا تو کیا تم

اس کی طرف سے قرض ادا کرتی؟ اس عورت نے کہا ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا! اللہ تعالیٰ کا قرض ادا کیے جانے کا زیادہ حقدار ہے۔"

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله تعالیٰ عنه قَالَ لَمَّا مَاتَ النَّجَاشِيُّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِسْتَغْفِرُوْا لَهٗ

سنن نسائی، کتاب الجنائز، باب الامر بالاستغفار للمومنین ۱-۲۸۶

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب حبشہ کا بادشاہ نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوت ہو گیا تو حضور ﷺ نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین سے فرمایا کہ تم نجاشی کیلئے استغفار کرو۔"

اعمال ثلاثہ کا ثواب ہمیشہ جاری رہتا ہے

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله تعالیٰ عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ اَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهٗ

مسلم شریف، کتاب الوصیۃ، باب ما یلحق الانسان من الثواب بعد وفاتہ ۲-۴۱

احکام تمنی الموت ۴۳

"حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جب
انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کے اعمال منقطع
ہو جاتے ہیں لیکن تین اعمال منقطع نہیں ہوتے
۔صدقہ جاریہ،علم نافع اور نیک اولاد جو اس کیلئے
دعا کرتی رہتی ہے۔انسان کے مرنے کے بعد
کچھ اعمال ایسے ہیں۔جن کا اجر و ثواب منقطع
نہیں ہوتا بلکہ جاری رہتا ہے۔"

۱۔صدقہ جاریہ مسجد،مدرسہ،ہسپتال،یتیم خانہ،لائبریری،وغیرہ

۲۔علم نافع کسی شخص کو مرنے والے نے علم سے روشناس کرایا تھا۔
قرآن پاک ،حدیث مبارکہ،فقہی مسائل ، دیگر دینی مسائل سکھلا
ئے۔جب تک وہ پڑھتا رہے گا،عمل کرتا رہے گا مرنے والے کو قبر میں اس کا
اجر و ثواب پہنچتا رہے گا۔

۳۔دعا اولاد نیک اولاد کی دعا خواہ وہ اجتماعی ہو یا انفرادی۔خلوت میں ہو یا
جلوت میں۔ہر حال میں اولاد کی دعا،والدین کو فائدہ دیتی ہیں۔
لہٰذا یہ تمام محافل (ختم قل،چہلم ، سالانہ،ششماہی، دسواں، گیارھویں،
عرس)وغیرہ،محافل دعا ہیں)۔

دعا بلندی درجات کا سبب

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی الله تعالیٰ عنه عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِنَّ
الرَّجُلَ لَتُرْفَعُ لَهُ الدَّرَجَةُ فِی الْجَنَّةِ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ اَنّٰی لِی
هٰذِهٖ؟ فَیُقَالُ بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ،کتاب الدعا ۱۳۰/۷) (احکام تمنی الموت / ۷۳)
(سنن ابن ماجہ،ابواب الادب،باب بر الوالدین / ۲۶۰)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت
کرتے ہیں کہ نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ
آدمی کیلئے جنت میں درجہ بلند کر دیا جاتا ہے۔وہ
بندہ کہتا ہے اے میرے رب!میرے لئے بلندی
کہاں سے آگئی ہے؟پس کہا جاتا ہے کہ تیرے
بچے کی تیرے لئے استغفار کی وجہ سے۔"

قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اُمَّتِیْ اُمَّةٌ مَرْحُوْمَةٌ تَدْخُلُ قُبُوْرَهَا
بِذُنُوْبِهَا وَتَخْرُجُ مِنْ قُبُوْرِهَا لَا ذُنُوْبَ عَلَيْهَا تُمَحَّصُ عَنْهَا
بِاسْتِغْفَارِ الْمُؤْمِنِيْنَ لَهَا

(شرح الصدور / ۳۰۷)

"نبی پاک ﷺ نے فرمایا میری امت امت

مرحومہ ہے۔ یہ قبروں میں داخل ہوگی گناہوں
کے ساتھ اور اپنی قبور سے نکلے گی اس طرح کہ
اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ ان کے گناہوں کو مٹا
دیا جائے گا مومنوں کے استغفار کے سبب۔"

<u>فائدہ</u> اولاد کی دعا سے والدین کا جنت میں مرتبہ ومقام بلند ہوتا ہے۔ لہٰذا جو چاہتا ہے کہ میرے والدین کا مرتبہ ومقام جنت میں بلند ہو، اعلیٰ وافضل ہو۔ وہ والدین کے وصال کے بعد ان کے حق میں دعا کرے۔

ایصال ثواب کی وجہ سے قبر والوں کا سفارشی ہونا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله تعالیٰ عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ دَخَلَ الْمَقَابِرَ ثُمَّ قَرَاَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَاَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ ثُمَّ قَالَ اِنِّیْ جَعَلْتُ ثَوَابَ مَاقَرَاْتُ مِنْ كَلَامِكَ لِاَهْلِ الْمَقَابِرِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ كَانُوْا شُفَعَاءَ لَهٗ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى۔

(مظہری ۹-۱۲۹) (احکام تمنی الموت ۔ ۷۵)

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ رسول مکرم ﷺ
نے ارشاد فرمایا جو شخص قبرستان میں داخل ہوا پھر

اس نے سورۃ فاتحہ، سورۃ اخلاص اور سورۃ التکاثر
پڑھی پھر کہا کہ میں نے جو کچھ تیرے کلام سے
پڑھا ہے اس کے ثواب کو مومن مرد وعورت کی
روح کو بخشتا ہوں۔ تو وہ قبرستان والے اللہ تعا
لیٰ کے حضور اس کیلئے سفارشی ہوں گے۔"

سبز ٹہنی عذاب میں تخفیف کا سبب

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله تعالیٰ عنه قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ ﷺ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِیْ كَبِيْرٍ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ يَمْشِیْ بِالنَّمِيْمَةِ ثُمَّ اَخَذَ جَرِيْدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا بِنِصْفَيْنِ فَغَرَزَ فِیْ كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ لَعَلَّهٗ يُخَفِّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا

(بخاری، کتاب الوضوء، باب ما جاء فی غسل البول وقال النبی لصاحب القبر کان لا یستتر من بوله ولم یذکر سوی بول الناس ۱-۳۵) / (سنن نسائی، باب وضع الجریدۃ علی القبر ۱-۹۱)

"حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دو قبروں پر سے گزرے
آپ نے فرمایا ان دونوں پر عذاب ہو رہا ہے

(لیکن) کسی بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں ان میں
ایک تو پیشاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا اور دوسرا
چغلخور تھا۔ پھر آپ ﷺ نے ایک ہری شاخ لی
اور اس کے دو ٹکڑے کر کے ایک ایک قبر پر رکھ
دیے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ
نے ایسا کیوں کیا ؟ فرمایا! جب تک (یہ
ٹکڑے) خشک نہیں ہونگے یقیناً عذاب میں
تخفیف ہوتی رہے گی۔"

فائدہ

۱۔ مخلوق کا ہر فرد اللہ کی تسبیح و تحمید کرتا ہے۔ اس کی بزرگی و عظمت کو بیان کرتا ہے جیسا اس کے لائق ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ
(بنی اسرائیل)

"ہر شے اس کی تسبیح بیان کرتی ہے اس کی حمد کے
ساتھ۔ لیکن تم ان کی تسبیح کو سمجھتے نہیں ہو۔"

اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سب سے افضل و اعلیٰ مخلوق انسان ہے۔ جس کے سر پر عظمت و کرامت، بزرگی و برتری کا تاج سجایا ہے۔ ایک طرف اسکی تسبیح و تحمید و

تہلیل ہے اور دوسری جانب حقیری مخلوق درخت اسکی تسبیح و تحمید ہے۔ اگر درخت کی تسبیح مرنے والے کو فائدہ و نفع دیتی ہے اور اس کی حمد کی وجہ سے عذاب میں تخفیف ہو سکتی ہے تو پھر انسان کے ذکر خدا، تلاوت قرآن، تسبیح و تحمید، نفلی عبادات، صدقہ و خیرات سے میت کو بدرجہ اولیٰ فائدہ و نفع پہنچتا ہے۔

۲۔ نبی پاک ﷺ جانتے ہیں کہ قبر والے کو عذاب ہو رہا ہے یا قبر والے پر رحمتوں کا نزول ہو رہا ہے۔

۳۔ یہ عذاب و عمل کس وجہ سے ہو رہا ہے آقاء دو عالم ﷺ یہ بھی جانتے ہیں۔

مٹ جائے نہ آقا پر وہ بندہ کیا ہے — بے خبر ہو غلاموں سے وہ آقا کیا ہے

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اَنَّهَا قَالَتْ وَارَاْسَاهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاكِ لَوْ كَانَ وَاَنَا حَیٌّ فَاَسْتَغْفِرُ لَكِ وَاَدْعُوْ لَكِ

(بخاری، کتاب المرضیٰ، باب قول المریض انی وجع او وارأساہ او اشتد بی الوجع ۲۔۸۴۶)

"حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
روایت ہے کہ انہوں نے کہا (وارأساہ) جناب
رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اگر تو فوت ہو گئی اور
میں زندہ رہا تو تیرے لئے اللہ سے مغفرت
طلب کروں گا اور تیرے لئے دعا کروں گا۔"

فائدہ

۱۔ مرنے والے کیلئے دعا و استغفار کرنا نبی اکرم ﷺ کا پسندیدہ عمل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ اپنی زوجہ مطہرہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرما رہے تھے۔

۲۔ دعا و استغفار میت کو فائدہ دیتی ہے کیونکہ نبی لغو اور فضول کام میں مشغول نہیں ہوتا اور نہ ہی اس کی آرزو کرتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رضی الله تعالیٰ عنه قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلٰی
اَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ مَا غِرْتُ عَلٰی خَدِيْجَةَ وَمَا رَاَيْتُهَا
وَلٰكِنْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ
يُقَطِّعُهَا اَعْضَاءً ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِيْ صِدَاقِ خَدِيْجَةَ

(بخاری، کتاب المناقب، باب تزویج النبی ﷺ خدیجہ وفضلہا/۱-۵۳۹)

''حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں
کہ مجھے نبی کریم ﷺ کی کسی زوجہ مطہرہ پر اتنا
رشک نہیں آتا جتنا حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا پر، حالانکہ میں نے انہیں دیکھا نہیں ہے
لیکن نبی کریم ﷺ اکثر ان کا ذکر فرماتے رہتے
ہیں اور بسا اوقات جب آپ کوئی بکری ذبح

کرتے تو اس کے اعضاء کو علیحدہ علیحدہ کر کے
انہیں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ملنے
والی عورتوں کیلئے بھیجتے۔''

فائدہ مرنے والے کی طرف سے کوئی چیز تقسیم کرنا، بالخصوص صدقہ و خیرات کرنا جائز اور سنت رسول ﷺ ہے۔ اور مرنے والے کو اس کا فائدہ و نفع حاصل ہوتا ہے۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ اَنَّهٗ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اُمَّ سَعْدٍ
مَاتَتْ فَاَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ اَلْمَاءُ فَحَفَرَ بِئْرًا وَقَالَ هٰذِهٖ
لِاُمِّ سَعْدٍ ابوداؤد (مظہری/۹-۱۲۸)

''حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ انہوں نے بارگاہ رسالت میں عرض
کیا یارسول اللہ ﷺ بے شک سعد کی ماں وفات
پا گئی ہے۔ تو کونسا صدقہ بہتر و افضل ہے؟ فرمایا
! پانی۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک
کنواں کھدوا اور کہا یہ سعد کی ماں کیلئے ہے۔''

اِنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ رضی الله تعالیٰ عنه تُوُفِّيَتْ اُمُّهٗ وَهُوَ غَا
ئِبٌ عَنْهَا فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اُمِّيْ تُوُفِّيَتْ وَاَنَا
غَائِبٌ عَنْهَا اَيَنْفَعُهَا شَيْءٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ بِهٖ عَنْهَا؟ قَالَ نَعَمْ

قَالَ فَاِنِّی اُشْھِدُكَ اَنَّ حَائِطِی الْمِخْرَافَ صَدَقَةٌ" عَلَیْھَا

(بخاری، کتاب الوصایا، باب اذا قال ارضی او بستانی صدقۃ للہ عن امی فھو جائز وان لم یبین لمن ذلک ۱۔۳۸۶)

"حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی
والدہ کا انتقال ہو گیا اور وہ اس وقت موجود نہ
تھے۔ وہ بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئے
۔یارسول اللہ ﷺ میری والدہ کا انتقال ہو چکا
اور میں اس وقت حاضر نہ تھا اگر میں ان کی
طرف سے کوئی صدقہ و خیرات کروں تو کیا
انہیں ثواب پہنچے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ ہاں
عرض کیا پس میں آپ ﷺ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں
کہ میرا مخراف نامی باغ ان کی طرف سے
صدقہ ہے۔"

اس حدیث کی شرح میں مولوی احمد علی سہارنپوری صاحب لکھتے ہیں۔

اِنَّ ثَوَابَ الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَیِّتِ یَصِلُ اِلَی الْمَیِّتِ وَیَنْفَعُهُ

"میت کی طرف سے صدقہ و خیرات کا ثواب
اور نفع میت کو پہنچتا ہے۔"

ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ مرنے والے کی طرف سے کوئی چیز صدقہ و خیرات کرنا جائز ہے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سنت ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ تعالیٰ عنه اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اُمَّهٗ تُوُفِّیَتْ اَفَیَنْفَعُهَا اَنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ نَعَمْ۔ قَالَ فَاِنَّ لِیْ مَخْرَفًا فَاُشْهِدُكَ اَنِّیْ قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهٖ عَنْهَا

(سنن نسائی، کتاب الجنائز، باب فضل الصدقۃ عن المیت/۲۔۱۳۳)

"حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور ﷺ سے
پوچھا کہ اس کی ماں فوت ہو گئی ہے اگر وہ اس کی
طرف سے کوئی چیز صدقہ کرے تو اس کو نفع
حاصل ہوگا۔ حضور ﷺ نے جواب ارشاد فرمایا
ہاں۔ وہ شخص کہنے لگا! حضور میں آپ کو گواہ بنا
کے کہتا ہوں کہ میں اپنا باغ اپنی والدہ کی طرف
سے صدقہ کرتا ہوں۔"

صحابی رسول ﷺ کا رسول اللہ ﷺ کو اس عمل خیر پر گواہ بنانا اور حضور ﷺ کا اس پر گواہ بننا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ میت کی طرف سے صدقہ و خیرات کرنا میت کو فائدہ دیتا ہے۔ اگر یہ کام میت کو فائدہ نہیں دیتا تو یہ فضول اور بے

فائدہ ہوا اور نبی ﷺ کی ذات کا بے فائدہ ہونا [illegible] یہ باعث تعجب ہوگا۔

عَنْ صَالِحِ بْنِ دِرْهَمٍ يَقُولُ اِنْطَلَقْنَا حَاجِّيْنَ فَاِذَا رَجُلٌ " فَقَالَ لَنَا اِلٰى جَنْبِكُمْ قَرْيَةٌ " يُقَالُ لَهَا الْاُبُلَّةُ قُلْنَا نَعَمْ ، قَالَ مَنْ يَضْمَنُ لِي مِنْكُمْ اَنْ يُصَلِّيَ لِي فِي مَسْجِدِ الْعِشَارِ رَكْعَتَيْنِ اَوْ اَرْبَعًا وَيَقُوْلُ هٰذِهٖ لِاَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ خَلِيْلِي اَبَا الْقَاسِمِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَبْعَثُ مِنْ مَسْجِدِ الْعِشَارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُهَدَاءَ لَا يَقُوْمُ مَعَ شُهَدَاءِ بَدْرٍ غَيْرُهُمْ

(ابوداؤد، کتاب الملاحم، باب فی ذکر البصرۃ ۲/۲۴۴)

"حضرت صالح بن درھم رحمۃ اللہ علیہ کہا کرتے تھے
کہ ہم حج کے ارادے سے نکلے تو ایک آدمی نے
کہا تھا تمہارے نزدیک کوئی بستی ہے جسے ابلہ
کہا جاتا ہے؟ ہم نے کہا ہاں۔ اس نے کہا تم
میں سے کوئی اس بات کی ضمانت دے سکتا ہے
کہ میرے لئے مسجد عشار میں دو رکعتیں پڑھے
یا چار اور کہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے
۔ میں نے اپنے خلیل حضرت ابو القاسم ﷺ کو یہ
فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے روز اللہ

تعالیٰ مسجد عشار سے ان شہداء کو اٹھائے گا جن
کے ساتھ شہداء بدر کے سوا کوئی کھڑا نہ ہوگا۔"

فائدہ صحابی رسول ﷺ اپنے لئے دوسروں سے دعا کرا رہا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ایصال ثواب زندہ و مردہ دونوں کیلئے جائز ہے۔

عَنْ حَنَشٍ قَالَ رَاَيْتُ عَلِيًّا يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ فَقُلْتُ لَهٗ مَا هٰذَا؟ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَوْصَانِي اَنْ اُضَحِّيَ عَنْهُ فَاَنَا اُضَحِّي عَنْهُ

(ابوداؤد، کتاب الضحایا، باب الاضحیۃ عن المیت ۲/۲۹)

"حضرت حنش سے روایت ہے آپ فرماتے
ہیں میں نے علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا
کہ وہ دو مینڈھوں کی قربانی دیتے تھے۔ پس
میں نے عرض کیا کہ یہ کیا ہے؟ تو حضرت علی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بے شک رسول
اللہ ﷺ نے مجھے وصیت فرمائی کہ میں آپ ﷺ
کی طرف سے قربانی دیا کروں۔ لہٰذا میں نے
آپ کی طرف سے قربانی دی ہے۔"

اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ رضی الله تعالیٰ عنهما كَانَا يُعْتِقَانِ عَنْ

عَلِيّ رضي الله تعالیٰ عنه بَعْدَ مَوْتِهٖ

(احکام تمنی الموت ۔۷۵) (شرح الصدور ۔۳۰۹)

"حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی
اللہ تعالیٰ عنہما حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
وصال کے بعد ان کی طرف سے غلام آزاد
کرتے تھے۔"

ایصال ثواب کرنا صحابہ کرام علی المرتضیٰ اور حسنین کریمین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سنت ہے۔ اگر مرنے والے کو صدقہ و خیرات سے اور نفلی عبادات سے فائدہ نہ ہوتا تو صحابہ کرام کبھی یہ عمل نہ کرتے۔ صحابہ کا یہ عمل کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ ایصال ثواب جائز و مستحسن عمل ہے۔

كَانَ ابْنُ عُمَرَ رضي الله تعالیٰ عنه يَسْتَحِبُّ اَنْ يُقْرَاَ عَلَى الْقَبْرِ بَعْدَ الدَّفْنِ اَوَّلُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَخَاتِمَتِهَا

(الجوہرۃ النیرۃ علی مختصر القدوری/۱۔۱۳۲)

"حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دفن کے بعد
قبر پر سورۃ بقرہ کی ابتدائی آیات اور آخری
آیات کی تلاوت کو مستحب قرار دیتے ہیں۔"

فائدہ صحابی رسول ﷺ قبر پر قرآن پاک پڑھنے کو مستحب قرار دیتے

ہیں۔ اگر قبر پر قرآن پاک کی تلاوت فضول اور بدعت ہوتی تو کبھی ابن عمر اس کو اچھا عمل قرار نہ دیتے۔ ان کا اس کو بہتر عمل کہنا اس بات کی دلیل ہے کہ فضول و لغو عمل نہیں بلکہ مفید و نافع عمل ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا مِنْ اَهْلِ مَيِّتٍ يَمُوْتُ مِنْهُمْ مَيِّتٌ "يَتَصَدَّقُوْنَ عَنْهُ بَعْدَ مَوْتِهٖ اِلَّا اَهْدَاهَا لَهٗ جِبْرِيْلُ عَلٰى طَبَقٍ مِنْ نُوْرٍ ثُمَّ يَقِفُ عَلٰى شَفِيْرِ الْقَبْرِ فَيَقُوْلُ يَا صَاحِبَ الْقَبْرِ الْعَمِيْقِ هٰذِهٖ هَدِيَّةٌ "اَهْدَاهَا اِلَيْكَ اَهْلُكَ فَاقْبَلْهَا فَتَدْخُلُ عَلَيْهِ فَيَفْرَحُ بِهَا وَيَسْتَبْشِرُ وَيَحْزَنُ جِيْرَانُهُ الَّذِيْ لَا يُهْدٰى اِلَيْهِمْ شَيْءٌ۔

(شرح الصدور/۳۰۸)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں
نے حضور سید عالم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔
آپ ﷺ نے فرمایا کہ مرنے والے کے ورثاء
مرنے والے کی طرف جو صدقہ و خیرات کرتے
ہیں تو سید الملائکہ جبریل امین علیہ السلام اس
ہدیہ کو نور کی طشتری پر رکھ کر قبر کے کنارے پر
کھڑے ہو کر آواز دیتے ہیں۔ اے صاحب

قبر! یہ تحفہ ہے جو تیری طرف تیرے اہل نے بھیجا

ہے پس تو اسکو قبول کر۔ وہ ہدیہ لیکر خوش ہوتا ہے

اور اس کا ہمسایہ جس کی طرف ہدیہ و تحفہ ایصال

ثواب کا نہیں بھیجا جاتا، وہ غمگین ہوتا ہے۔"

باب ثالث

ایصال ثواب اور اقوال اسلاف

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۸۰ھ ، ۱۵۰ھ)

امام الائمہ کا بیان ہے۔

يَصِلُ ذٰلِكَ اِلَيْهِ وَيَحْصِلُ لَهٗ نَفْعُهٗ بِكَرَمِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَرَحْمَتِهٖ

(روح البیان ۹۔۲۳۹)

"ثواب میت کو پہنچتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و

کرم اور اس کی بے پایاں رحمت سے میت کو اس

سے نفع حاصل ہوتا ہے۔"

امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۹۳ھ ،۱۷۹ھ)

امام مالک کا بیان ہے۔

اِنَّمَا يَكُوْنُ لِلْمَيِّتِ ثَوَابُ مُسَاعَدَةِ الْاَجِيْرِ عَلٰى

(الفقہ علی المذاہب الاربعہ کتاب الحج ۱۔۷۰۲)

"اجرت پر حج کرنے والے کے حج کا ثواب

میت کو حاصل ہوتا ہے۔"

امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۳۲ھ ، ۱۹۰ھ)

امام محمد کا بیان ہے۔

عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ يَقُولُ اِنَّ الرَّجُلَ لَيُرْفَعُ بِدُعَاءِ وَلَدِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ (موطا امام محمد ۔ ۳۸۶)

"حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ آدمی کے درجات موت کے بعد اس کی اولاد کی دعا سے بلند ہوتے ہیں۔"

امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۵۰ھ ، ۲۰۴ھ)

امام شافعی کا بیان ہے۔

كَمَا تَكُونُ الْاِنَابَةُ فِي الْحَجِّ عَنِ الْاَحْيَاءِ كَذٰلِكَ تَكُونُ عَنِ الْاَمْوَاتِ (الفقہ علی المذاہب الاربعہ، کتاب الحج ۱۔۷۱۰)

"جیسے حج میں زندوں کی طرف سے نیابت جائز ہے اسی طرح مردوں کی طرف سے نیابت جائز ہے۔"

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۶۴ھ ، ۲۴۱ھ)

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں۔

اِذَا دَخَلْتُمُ الْمَقَابِرَ فَاقْرَءُوْا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ

وَسُوْرَةِ الْاِخْلَاصِ وَاجْعَلُوْا ثَوَابَ ذٰلِكَ لِاَهْلِ الْمَقَابِرِ فَاِنَّهٗ يَصِلُ اِلَيْهِمْ

(تفسیر مظہری ۹۔۱۳۰) (شرح شرعۃ الاسلام ۔۵۷۱)

"جب تم قبرستان میں داخل ہو تو تم سورۃ فاتحہ معوذتین، سورۃ اخلاص پڑھو۔ اور اس کے ثواب کو قبرستان والوں کیلئے بناؤ۔ پس یہ ثواب انکو پہنچے گا۔"

امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۲۰۶ھ ، ۲۶۱ھ)

۱۔ بَابُ وُصُوْلِ ثَوَابِ الصَّدَقَاتِ اِلَى الْمَيِّتِ

۲۔ بَابُ مَا يَلْحَقُ الْاِنْسَانَ مِنَ الثَّوَابِ بَعْدَ وَفَاتِهٖ

(مسلم شریف ۲۔۴۱)

اپنی صحیح میں ان عنوانات کا قائم کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ امام مسلم کے نزدیک میت کو صدقات وغیرہ کا ثواب وفات کے بعد بھی پہنچتا ہے۔

امام بغوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۵۱۶ھ المتوفی)

امام بغوی فرماتے ہیں۔

فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَلَهٗ مَا سَعٰى وَمَا سُعِيَ لَهٗ

(تفسیر بغوی المسمی معالم التنزیل ۴۔۲۵۴)

"مومن کیلئے وہ کچھ ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے
اور وہ کچھ بھی جسکی کوشش اس کیلئے کی جائے۔"

عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۴۷۱ھ ، ۵۶۱ھ)

سیدنا عبدالقادر جیلانی فرماتے ہیں۔

"گیارہ مرتبہ سورۃ اخلاص اور اس کے علاوہ
قرآن پاک سے پڑھے اور اس کا ثواب
صاحب قبر کو پہنچائے یعنی یوں کہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ قَدْ اَثَبْتَنِيْ عَلٰى قِرَاءَةِ هٰذِهِ السُّوْرَةِ فَاِنِّيْ قَدْ
اَهْدَيْتُ ثَوَابَهَا لِصَاحِبِ هٰذَا الْقَبْرِ۔ (غنیۃ الطالبین/۱۷۸)

"اے اللہ اگر تو نے مجھے اس سورت پڑھنے کا
ثواب عطا فرمایا ہے تو بے شک میں
نے اس کا ثواب اس قبر والے کو تحفہ پیش کر دیا۔"

علی بن ابی بکر المرغینانی رحمۃ اللہ علیہ (۵۹۳ھ المتوفی)

علی بن ابی بکر المرغینانی صاحب ھدایہ فرماتے ہیں۔

اِنَّ الْاِنْسَانَ لَهٗ اَنْ يَّجْعَلَ ثَوَابَ عَمَلِهٖ لِغَيْرِهٖ صَلٰوةً اَوْ صَوْمًا
اَوْ صَدَقَةً اَوْ غَيْرَهَا عِنْدَ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ

(الھدایہ، کتاب الحج، باب الحج عن الغیر ۱۔۲۹۶)

"انسان کیلئے جائز ہے کہ وہ اپنے عمل نماز، روزہ،
صدقہ وخیرات وغیرہ کا ثواب اپنے غیر کیلئے بنائے۔
یہ اھل السنت والجماعت کے نزدیک ہے۔"

یعنی اھل سنت وجماعت کے ہاں ایصال ثواب کرنا جائز ہے۔

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ (۶۰۶ھ المتوفی)

امام فخر الدین رازی فرماتے ہیں۔

وَهُوَ الْحَقُّ وَقِيْلَ عَلَيْهِ بِاَنَّ فِي الْاَخْبَارِ اَنَّ مَا يَاْتِيْ بِهِ الْقَرِيْبُ
مِنَ الصَّدَقَةِ وَالصَّوْمِ يَصِلُ اِلَى الْمَيِّتِ وَالدُّعَاءِ اَيْضًا

(تفسیر کبیر ۲۹۔۱۵)

"حق بات یہ ہے کہ میت کو صدقات وخیرات و
روزے اور دعا کا ثواب پہنچتا ہے۔"

امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۶۳۱ھ،۶۷۶ھ)

امام نووی فرماتے ہیں۔

ا۔ اِنَّ الدُّعَاءَ يَصِلُ ثَوَابُهٗ اِلَى الْمَيِّتِ وَكَذٰلِكَ الصَّدَقَةُ

(شرح مسلم للنووی ۲۔۴۱)

"بے شک دعا کا ثواب اور صدقہ وخیرات کا
ثواب میت کو پہنچتا ہے۔"

۲۔ اَلْحَجُّ فَیُجْزِیْ عَنِ الْمَیِّتِ

(شرح مسلم للنووی/ ۲۔۴۱)

"حج میت کی طرف سے کفایت کرے گا۔"

یعنی نفلی حج کا ثواب میت کو پہنچے گا جب کوئی شخص اس کی طرف سے حج کرے۔

۳۔ اَلصَّدَقَةُ عَنِ الْمَیِّتِ اَنَّ ثَوَابَهَا یَصِلُهٗ وَیَنْفَعُهٗ وَیَنْفَعُ الْمُتَصَدِّقَ اَیْضًا وَهٰذَا کُلُّهٗ اَجْمَعَ عَلَیْهِ الْمُسْلِمُوْنَ

(شرح مسلم للنووی ۲۔۴۱)

"میت کی طرف سے صدقہ وخیرات کرنے کا
ثواب اور نفع میت کو حاصل ہوتا ہے۔ اور صدقہ
وخیرات کرنے والا بھی نفع پاتا ہے۔ اور اس پر
تمام مسلمانوں کا اجماع ہے۔"

اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ مَا زَالُوْا فِیْ کُلِّ عَصْرٍ یَجْتَمِعُوْنَ وَیَقْرَءُوْنَ لِمَوْتَاهُمْ مِنْ غَیْرِ نَکِیْرٍ فَکَانَ ذٰلِكَ اِجْمَاعًا

(شرح الصدور۔ ۳۱۱) (تفسیر مظہری ۹۔۱۲۹)

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ امام نووی سے نقل فرماتے ہیں کہ:

"امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ
مسلمان ہمیشہ ہر زمانہ میں جمع ہوئے اور قرآن

پاک کی تلاوت کر کے اپنے مردوں کیلئے بغیر
اختلاف کے اس پر اجماع ہے۔ معلوم ہوا کہ
میت کیلئے قرآن پاک اور دیگر ذکر واذکار کیلئے
جمع ہونا مسلمانوں کا ہمیشہ سے شیوہ رہا ہے۔
(ختم قل، ختم دسواں، چہلم، سالانہ ختم، ششماہی
ختم، ختم گیارھویں، عرس) وغیرہ محافل میں بھی
مسلمانوں کا اجتماع، تلاوتِ قرآن پاک اور
دیگر ذکر واذکار کیلئے ہوتا ہے۔"

امام ابن ہمام کمال الدین علیہ الرحمۃ (۶۸۱ھ المتوفی)

امام ابن ہمام کمال الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

مَنْ جَعَلَ شَیْئًا مِنَ الصَّالِحَاتِ بِغَیْرِهٖ نَفَعَهُ اللّٰهُ بِهٖ

(فتح القدیر شرح ھدایہ۔ کتاب الحج باب الحج عن الغیر ۳۔۶۶)

"جو شخص اپنی نیکیوں میں سے اپنے غیر کیلئے اس
کے ثواب کو بناتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا نفع اسکو
عطا فرماتا ہے۔"

علامہ قاضی بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ (۶۸۴ھ المتوفی)

علامہ قاضی بیضاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

إِنَّ الصَّدَقَةَ وَالْحَجَّ يَنْفَعَانِ الْمَيِّتَ

(تفسیر مظہری ۴۔۱۳۰)

"بے شک صدقہ وخیرات اور حج مرنے والے کو
فائدہ دیتے ہیں۔"

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۷۷۴ھ المتوفی)

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

دُعَاءٌ لِجَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَذٰلِكَ يَعُمُّ الْأَحْيَاءَ
مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ (تفسیر ابن کثیر / ۴۔۵۵۰)

"تمام مومن مردوں اور عورتوں کیلئے دعا کرنا
جائز ہے۔اور یہ دعا کرنا عام ہے۔خواہ زندہ
کیلئے ہو یا فوت شدگان کیلئے۔"

ابوبکر بن علی الجوهرة النيرة علیہ رحمۃ (۸۰۰ھ المتوفی)

ابوبکر بن علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

وَيُسْتَحَبُّ إِذَا دُفِنَ الْمَيِّتُ أَنْ يَجْلِسُوا سَاعَةً عِنْدَ الْقَبْرِ بَعْدَ
الْفَرَاغِ بِقَدْرِ مَا يُنْحَرُ جَزُورٌ" وَيُقْسَمُ لَحْمُهَا يَتْلُونَ الْقُرْآنَ
وَيَدْعُونَ لِلْمَيِّتِ۔

(الجوهرة النيرة ۱۔۱۳۳)

"میت کو دفن کرنے کے بعد قبر پر اتنی دیر بیٹھنا
جس میں اونٹ ذبح کر کے اس کے گوشت کو
تقسیم کیا جاسکے۔اس دوران تلاوت قرآن کرنا
اور میت کیلئے دعا کرنا مستحب ہے۔"

فائدہ

۱۔ قبر پر بیٹھنا
۲۔ قبر پر بیٹھ کر قرآن پاک پڑھنا
۳۔ صاحب قبر کیلئے دعا کرنا جائز ہے۔

ابو محمد محمود بن احمد المعروف امام عینی (۷۶۲ھ،۸۵۵ھ)

كَانَ جَعَلَ ثَوَابَ عَمَلِهِ لِغَيْرِهِ صَلَاةً أَوْ صَوْمًا أَوْ صَدَقَةً أَوْ
غَيْرَهَا كَالْحَجِّ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَالْأَذْكَارِ وَزِيَارَةِ قُبُورِ الْأَنْبِيَاءِ
وَالشُّهَدَاءِ وَالْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَتَكْفِينِ الْمَوْتَى وَجَمِيعِ
أَنْوَاعِ الْبِرِّ وَالْعِبَادَةِ مَالِيَّةً كَالزَّكَاةِ وَالصَّدَقَةِ وَالْعُشُورِ
وَالْكَفَّارَاتِ وَنَحْوِهَا أَوْ بَدَنِيَّةً كَالصَّوْمِ وَالصَّلَاةِ
وَالْاعْتِكَافِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَالذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ أَوْ مُرَكَّبَةً
مِنْهُمَا كَالْحَجِّ وَالْجِهَادِ فَإِذَا عَمِلَ شَخْصٌ" ثَوَابَ مَا عَمِلَهُ

مِنْ ذٰلِكَ اِلٰى اَجْرِهٖ يَصِلُ اِلَيْهِ وَيَنْتَفِعُ بِهٖ حَيًّا كَانَ الْمُهْدٰى اِلَيْهِ اَوْ مَيِّتًا

''بندہ کا اپنے اعمال کا اجر وثواب اپنے غیر کو ایصال ثواب کرنا جائز ہے۔ وہ عمل نماز ہو، روزہ ہو یا صدقہ وخیرات یا اس کے علاوہ مثلاً حج، قرآن خوانی، ذکر و اذکار ہو یا انبیاء علیہم السلام، شہداء کرام، اولیاء عظام کی قبور کی زیارت کے عمل کا ثواب میت کے کفن دفن کا عمل ہو۔ عبادت کی تینوں اقسام یعنی عبادت مالیہ ہو۔ جیسے زکوۃ، عشر، صدقہ وخیرات اور کفارات یا عبادت بدنیہ ہو۔ جیسے روزہ، نماز، اعتکاف، قرأت قرآنی اور ذکر واذکار یا عبادت مالیہ وبدنیہ کا مجموعہ۔ جیسے حج اور جہاد۔ جب بندہ نیک عمل کرکے اس کا ثواب اپنے غیر کو پہنچاتا ہے تو اس کا ثواب اسے پہنچتا ہے خواہ وہ زندہ ہو یا مردہ۔''

اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ يَجْتَمِعُوْنَ فِيْ كُلِّ عَصْرٍ وَزَمَانٍ وَيَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَيُهْدُوْنَ ثَوَابَهٗ لِمَوْتَاهُمْ وَعَلٰى هٰذَا اَهْلُ الصَّلَاحِ

وَالدِّيَانَةِ مِنْ كُلِّ مَذْهَبٍ مِنَ الْمَالِكِيَّةِ وَالشَّافِعِيَّةِ وَغَيْرِهِمْ وَلَا مُنْكِرَ ذٰلِكَ فَكَانَ اِجْمَاعًا

''امام عینی فرماتے ہیں کہ مسلمان ہر دور میں قرآن مجید کی تلاوت کرتے اور اس کا ثواب اپنے فوت شدگان کی ارواح کو ہدیہ کرتے اور اس پر تمام مذاہب کا اجماع ہے۔ ایصال ثواب کا کوئی بھی منکر نہیں ہے۔''

اِنَّ يَصَّادَ بْنَ غَالِبٍ قَالَ رَاَيْتُ رَابِعَةَ الْعَدَوِيَّةَ الْعَابِدَةَ فِي الْمَنَامِ وَكُنْتُ كَثِيْرَ الدُّعَاءِ لَهَا فَقَالَتْ يَا بَشَرُ هَدَايَاكَ تَاْتِيْنَا فِيْ اَطْبَاقٍ مِنْ نُوْرٍ عَلَيْهَا مَنَادِيْلُ الْحَرِيْرِ وَهٰكَذَا يَاْتِيْنَا دُعَاءُ الْاَحْيَاءِ اِذَا دَعَوْا لِاِخْوَانِهِمُ الْمَوْتٰى اُسْتُجِيْبَ لَهُمْ يُقَالُ هٰذِهٖ هَدِيَّةُ فُلَانٍ اِلَيْكَ

''حضرت یصار بن غالب فرماتے ہیں میں اکثر حضرت رابعہ عدویہ کے لئے دعا کرتا تھا۔ تو وہ مجھے خواب میں ملی اور کہنے لگی اے اللہ کے بندے! تیرا ہدیہ ہمیں ریشم کے کپڑے میں لپیٹ کر نور کی طشتری میں رکھ کر پیش کیا جاتا ہے''

اور اسی طرح زندوں کی دعائیں جب وہ اپنے
فوت شدگان بھائیوں کیلئے کرتے ہیں تو وہ
مردوں کو پہنچتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہ تیری
طرف فلاں کا ہدیہ ہے۔"

(البنایہ شرح ہدایہ ۴-۲۲۳) (دارالفکر بیروت ۱۹۹۰ء)

امام جلال الدین سیوطی علیہ رحمۃ (۹۱۱ھ المتوفی)

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

وَاسْتَحَبُّوا قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ عِنْدَ الْقَبْرِ اِذَا خُفِّفَ بِتَسْبِيْحِ الْجَرِيْدَةِ فَبِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ اَوْلٰى

(حاشیہ سنن نسائی، باب وضع الجریدة علی القبر ۱-۲۹۱)

"قبر کے پاس تلاوت قرآن پاک کرنا مستحب
عمل ہے۔ جب سبز ٹہنی کی تسبیح کے سبب عذاب
قبر میں تخفیف ہوجاتی ہے تو تلاوت قرآن سے
بدرجہ اولیٰ تخفیف ہوگی۔"

امام موصوف کا ہی بیان ہے۔

اِنَّ الْمَوْتٰى يُفْتَنُوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ سَبْعًا فَكَانُوْا يَسْتَحِبُّوْنَ اَنْ يُّطْعِمُوْا عَنْهُمْ تِلْكَ الْاَيَّامَ۔

(الحاوی للفتاوی ۲-۱۷۸)

"مردے اپنی قبروں میں سات دن تک
آزمائش میں ہوتے ہیں پس مستحسن اور مستحب
عمل یہ ہے کہ ان دنوں میں مرنے والوں کی
طرف سے غرباء و مساکین کو کھانا کھلائیں۔"

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فرمان کے مطابق سات دن تک مردے کی طرف سے کھانا کھلانا جائز۔ جب سات دن جائز ہے تو اس کے بعد بھی جائز۔ لہٰذا ایصال ثواب کی محافل پر جو کھانا وغیرہ کا اہتمام کیا جاتا ہے اس میں پیش نظر بات یہ ہوتی ہے کہ اس کا ثواب میت کو پہنچے گا نہ کہ کھانا۔

الشیخ ابراہیم الحلبی الحنفی علیہ الرحمۃ (المتوفی ۹۵۴ء)

"امام صفار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں اگر میت
کی پیشانی پر یا عمامہ یا کفن پر عہد نامہ لکھ دیا جائے تو
امید ہے کہ اللہ تعالیٰ میت کی بخشش فرمادے۔"

فائدہ اس سے کفنی لکھنے کا جواز ملتا ہے۔ منکرین ممانعت پر کوئی قرآنی آیت یا حدیث صحیح سے دلیل دیں۔

"امام حلبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں کہ امام
شعبی علیہ الرحمۃ نے اپنے بیٹے کو وصیت کی کہ

جب میں فوت ہو جاؤں اور مجھے غسل دے دیا
جائے تو میری پیشانی اور سینے پر تسمیہ لکھ دینا
۔ بیٹا کہتا ہے کہ میں نے ایسا ہی کیا پھر میں نے
خواب میں دیکھا اور میں نے حال پوچھا تو امام
شعبی نے جواب دیا کہ جب تم نے مجھے قبر میں
رکھ دیا تو عذاب والے فرشتے آگئے ۔ جب
انہوں نے میری پیشانی اور سینہ پر تسمیہ لکھا ہوا
دیکھا تو انہوں نے کہا کہ تو نے اپنے آپ کو
عذاب سے محفوظ کر لیا۔"

(حلبی کبیر شرح منیۃ المصلی ۔۶۱۰)

زین الدین نجیم مصری علیہ الرحمۃ (۹۷۰ھ المتوفی)

زین الدین بن نجیم مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

اِنَّ الْاِنْسَانَ لَہٗ اَنْ یَّجْعَلَ ثَوَابَ عَمَلِہٖ لِغَیْرِہٖ صَلٰوۃً اَوْصَوْمًا اَوْ
صَدَقَۃً اَوْقِرَاءَۃَ قُرْاٰنٍ اَوْذِکْرًا اَوْطَوَافًا اَوْحَجًّا اَوْعُمْرَۃً اَوْ غَیْرَ ذٰلِکَ

"بے شک انسان کیلئے جائز ہے کہ اپنے عمل
کے ثواب کو اپنے غیر کیلئے بنادے۔ وہ عمل
نماز، روزہ، صدقہ وخیرات، تلاوت قرآن، ذکر

، طواف، حج یا عمرہ وغیرہ۔"

ابن نجیم نے یہ بھی فرمایا ہے۔

فَاِنَّ مَنْ صَامَ اَوْصَلّٰی اَوْتَصَدَّقَ وَجَعَلَ ثَوَابَہٗ لِغَیْرِہٖ مِنَ
الْاَمْوَاتِ وَالْاَحْیَاءِ جَازَ وَیَصِلُ ثَوَابُھَا اِلَیْھِمْ۔

(البحر الرائق شرح کنز الدقائق ۳۔۵۹)

"پس بے شک جس شخص نے نفلی روزہ رکھا، نفلی
نماز ادا کی یا صدقہ وخیرات کیا اور اس کے ثواب کو
اپنے غیر کیلئے بنایا۔ وہ غیر خواہ زندہ ہو یا مردہ یہ
عمل جائز ہے۔ اور ان کا ثواب ان کو پہنچتا ہے۔"

ابن نجیم علیہ الرحمۃ نے بدنی عبادت یعنی نماز، روزہ، تلاوت قرآن، ذکر الٰہی
، مالی عبادت یعنی صدقہ وخیرات، بدنی و مالی کا مجموعہ یعنی حج وعمرہ۔ یعنی تمام
عبادتوں کا ثواب دوسرے کو ایصال ثواب کرنا درست، جائز اور قابل تحسین عمل
قرار دیا ہے۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۰۱۴ھ المتوفی)

ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

یَصِلُ لِلْمَیِّتِ ثَوَابُ کُلِّ عِبَادَۃٍ فُعِلَتْ عَنْہُ وَاجِبَۃً اَوْ مَنْدُوْبَۃً

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح ۴۔۲۸۳)

"میت کو ہر عبادت کا ثواب پہنچتا ہے۔خواہ تو
اس کی طرف سے واجب ادا کرے یا نفل
ادا کرے۔"

مجدد الف ثانی علیہ رحمۃ (۹۷۰ھ ۱۰۳۴ھ)

"فوت شدگان کا صدقہ اور دعاء واستغفار کے
ذریعے مدد ومعاون بنا رہے کیونکہ مردوں کو
زندوں کی مدد کی شدید محتاجی ہے۔"

(مکتوبات امام ربانی،حصہ سوئم،دفتر اول مکتوب، ص ۶۴)

"اگر کسی آدمی کی روح کو صدقہ کر کے تمام
مومنوں کو اس میں شریک کر دیں تو تمام کو پہنچ
جاتا ہے۔اور اس شخص کا جس کی نیت سے دیا گیا
تھا اس سے بھی کچھ اجر کم نہیں ہوتا۔"

اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ

(مکتوبات امام ربانی،حصہ ہشتم،دفتر سوئم،مکتوب ۲۸)(اردو)

"بے شک تیرا رب وسیع بخشش والا ہے۔"

مجدد الف ثانی علیہ رحمۃ کا اپنا طریقہ ایصال ثواب:۔

"فقیر کی عادت یہ تھی کہ اگر ایصال ثواب کیلئے

کھانا پکاتا تھا تو آل عبا کی روحانیت مطہرہ کیلئے
مخصوص کرتا تھا۔اور حضور ﷺ کے ساتھ ایصال
ثواب میں حضرت علی، حضرت فاطمہ، اور
حضرت امامین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو
ملاتا تھا۔ایک رات فقیر خواب میں دیکھتا ہے کہ
آنحضرت ﷺ تشریف فرما ہیں فقیر آپ کو سلام
عرض کرتا ہے۔آپ فقیر کی طرف توجہ نہیں
کرتے اور چہرہ مبارک فقیر کی جانب کی بجائے
دوسری طرف رکھتے ہیں اس دوران فقیر سے
فرمایا کہ میں کھانا عائشہ کے گھر سے کھاتا ہوں۔
جو شخص مجھے کھانا بھیجے عائشہ کے گھر بھیجے۔اس
وقت معلوم ہوا توجہ شریف مبذول نہ کرنے کا
سبب یہ تھا کہ فقیر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا کو اس کھانے میں شریک نہیں کرتا تھا
اس کے بعد سے حضرت صدیقہ بلکہ آپ کی باقی
تمام ازواج مطہرات کو تمام اہل بیت کے ساتھ
شریک کرتا اور تمام اہل بیت سے توسل کرتا۔"

(مکتوبات امام ربانی،دفتر دوئم،حصہ اول مکتوب ۳۶)

اس واقعہ سے صاف ظاہر ہوا کہ اموات کو کھانا وغیرہ کا ثواب پہنچتا ہے۔محبوب بارگاہ الٰہی کا توسل جائز ہے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی (۹۵۸ھ ، ۱۰۵۲ھ)

شیخ محقق، شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

"مستحب ہے کہ میت کو اس دنیا سے جانے کے بعد سات دن تک اسکی طرف سے صدقہ و خیرات کیا جائے کہ میت کی طرف سے صدقہ کرنا اسے فائدہ دیتا ہے۔اس مسئلہ میں اہل علم کے درمیان کوئی اختلاف نہیں اور اس کے جواز میں خصوصاً احادیث صحیحہ وارد ہیں۔بعض علماء نے کہا ہے کہ میت کو صدقہ اور دعا کا ثواب پہنچتا ہے۔بعض روایات میں یہ بھی آیا ہے کہ میت کی روح شب جمعہ کو اپنے گھر آتی ہے اور دیکھتی ہے کہ اسکی طرف سے کوئی صدقہ کرتا ہے یا نہیں۔"

(اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ، کتاب الجنائز، باب زیارۃ القبور، الفصل الاول ۲۔۹۲۳)

"شیخ محقق فرماتے ہیں کہ مسلمان کو مالی اور بدنی عبادتوں کا ثواب پہنچتا ہے۔"

(اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ، کتاب الجنائز، باب زیارۃ القبور، الفصل الاول ۲۔۹۲۳)

اہل علم کے ہاں تو محافل ایصال ثواب جائز ہیں لہٰذا جو اس مسئلہ میں اختلاف کرتے ہیں وہ شیخ محقق کے نزدیک جاہل ہیں۔

حسن بن عمار علی الشرنبلالی المصری (۹۹۴ء ، ۱۰۶۹ء)

فَلِلْاِنْسَانِ اَنْ يَجْعَلَ ثَوَابَ عَمَلِهٖ لِغَيْرِهٖ عِنْدَ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ صَلَاةً كَانَ اَوْ صَوْمًا اَوْ حَجًّا اَوْ قِرَاءَةً لِلْقُرْاٰنِ اَوِ الْاَذْكَارِ اَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ مِنْ اَنْوَاعِ الْبِرِّ وَيَصِلُ ذٰلِكَ اِلَى الْمَيِّتِ وَيَنْفَعُهٗ

(مراقی الفلاح شرح نور الایضاح، فصل فی زیارۃ القبور ۱۵۲، مکتبہ امدادیہ ملتان، پاکستان)

"اہل سنت کے نزدیک انسان اپنے نیک عمل نماز، روزہ، حج، صدقہ وخیرات، قرأت قرآنی اور ذکر واذکار وغیرہ کا ثواب اپنے غیر کو دے سکتا ہے اور اس کا اجر وثواب اور نفع میت کو پہنچتا ہے۔"

ملا جیون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۰۴۷ھ ، ۱۱۳۰ھ)

شیخ احمد بن ابو سعید المعروف ملا جیون علیہ رحمۃ والدین کے حقوق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

حُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ اَقْرَبُ مِنْ حُقُوْقِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَتِلْكَ فِي

الْحَيٰوةِ الْاِنْفَاقُ عَلَيْهِمَا وَاَدَبُهُمَا فِى الْكَلَامِ وَالْمَجْلِسِ وَالذِّهَابِ وَعِنْدَ ذٰلِكَ وَاِطَاعَتُهُمَا فِى جَمِيْعِ مَا كَانَ مَرْضِيًّا لِلشَّرْعِ مُوَافِقًا لَهٗ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ الدُّعَاءُ لَهُمَا بِالرَّحْمَةِ وَالْاِسْتِغْفَارُ وَغَيْرُ ذٰلِكَ۔

(تفسیرات احمدیہ/۴۷۵)

"والدین کے حقوق اللہ تعالیٰ کے حقوق کے بہت زیادہ قریب ہیں دنیوی زندگی میں والدین پر مال خرچ کرنا، ان کا ادب بجالانا، کلام میں، مجلس میں اور اٹھنے بیٹھنے میں اور چلنے پھرنے میں اور ان کی اطاعت کرنا ہر اس کام میں جو شریعت کے مطابق ہو۔ اور انکی وفات کے بعد ان کیلئے دعا کرنا رحمت کی اور استغفار وغیرہ کرنا۔"

علامہ اسماعیل حقی علیہ رحمۃ (۱۱۳۷ھ المتوفی)

علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَصِلُ اِلَيْهِ ثَوَابُ الْعَمَلِ الصَّالِحِ مِنْ غَيْرِهٖ

(روح البیان/۹۔۴۳۷)

"بے شک مومن کو اپنے غیر کے صالح عمل کا ثواب پہنچتا ہے۔"

قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ (۱۱۴۳ھ، ۱۲۲۵ھ)

قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

اِحْتَجَّ الْجُمْهُوْرُ عَلٰى وُصُوْلِ الثَّوَابِ مِنْ غَيْرِهٖ بِالْاَحَادِيْثِ وَالْاِجْمَاعِ۔

(تفسیر مظہری/۹۔۱۴۷)

جمہور علماء نے احادیث مبارکہ اور اجماع سے اپنے غیر کو ثواب پہنچانے کی دلیل قائم کی ہے۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (۱۲۲۹ھ المتوفی)

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

"مدد زندوں کی مردوں کو اس حالت میں جلد پہنچتی ہے اور مردے ایسے وقت میں انکی طرف مدد کے منتظر ہوتے ہیں۔ صدقے، دعائیں اور فاتحہ اس وقت انکے بہت کام آتی ہے اور اسی واسطے اکثر لوگ ایک سال تک علی الخصوص چالیس روز تک موت کے بعد اس قسم کے کاموں میں کوشش اور سعی کرتے ہیں۔"

(تفسیر عزیزی۔ سورۃ انشقاق ۱۷۷)

اس عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ

١۔ صدقہ وخیرات، فاتحہ خوانی مرنے والے کے کام آتے ہیں۔

٢۔ چالیسواں اور سالانہ ختم کا ثبوت بھی ملتا ہے۔

سید محمد امین المعروف ابن عابدین (١٢٥٢ھ المتوفی)

سید محمد امین المعروف ابن عابدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

اَلْاَفْضَلُ لِمَنْ یَتَصَدَّقُ نَفْلًا اَنْ یَنْوِیَ لِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ لِاَنَّهَا تَصِلُ اِلَیْهِمْ وَلَا یَنْقُصُ مِنْ اَجْرِهٖ شَیْءٌ۔

"افضل ترین چیز اس شخص کیلئے جو نفلی صدقہ و
خیرات کرتا ہے یہ کہ وہ نیت کرے جمیع مومنین و
مومنات کی اس لئے کہ وہ اجر و ثواب پہنچتا
ہے۔ ان کی طرف اور ان کے اجر سے بھی کچھ کم
نہیں ہوتا۔"

اِعْلَمْ اَنَّهٗ لَا فَرْقَ بَیْنَ اَنْ یَکُوْنَ الْمَجْعُوْلُ لَهٗ مَیِّتًا اَوْ حَیًّا

"جس شخص کیلئے ایصال ثواب کیا گیا ہے خواہ وہ
شخص زندہ ہے یا مردہ۔ اس میں کوئی فرق نہیں
ہے۔ (دونوں کو برابر فائدہ پہنچتا ہے)"

ایصال ثواب کیلئے دعا مانگنے کا طریقہ

اَللّٰهُمَّ اَوْصِلْ ثَوَابَ مَا قَرَاْتُهٗ اِلٰی فُلَانٍ۔

"اے اللہ پہنچا تو اس کا ثواب جو میں نے پڑھا
تھا فلاں شخص کیلئے۔"

(رد المختار علی الدر المختار، حاشیہ ابن عابدین ١-٦٠٥)

علامہ محمود آلوسی علیہ الرحمہ (١٢٧٠ھ)

علامہ محمود آلوسی بیان کرتے ہیں

فَالْاِخْتِیَارُ اَنْ یَقُوْلَ الْقَارِیُ بَعْدَ فَرَاغِهٖ اَللّٰهُمَّ اَوْصِلْ ثَوَابَ مَا قَرَاْتُهٗ اِلٰی فُلَانٍ

"پسندیدہ بات یہ ہے کہ پڑھنے والا پڑھنے کے
بعد کہے۔ اے اللہ جو کچھ میں نے پڑھا اس کا
اجر و ثواب فلاں کو عطا فرما۔"

اِنَّ الْغَیْرَ لَمَّا نَوٰی ذٰلِكَ الْفِعْلَ لَهٗ صَارَ بِمَنْزِلَةِ الْوَکِیْلِ عَنْهُ الْقَائِمِ مَقَامَهٗ شَرْعًا فَکَاَنَّهٗ بِسَعْیِهٖ

(روح المعانی ٦٧-٦٦ ج ٢٧، ٢٧)

"غیر جب فعل کی نیت دوسرے کیلئے کرتا ہے تو
وہ شرعاً اس کے قائم مقام اور بمنزلہ وکیل ہو

جاتا ہے تو گویا یا اسی کا عمل ہے۔"

امام احمد بن محمد صاوی مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۲۲۳ھ)

امام صاوی مالکی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

"جو شخص یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ انسان کو دوسرے کا عمل فائدہ نہیں دیتا۔ وہ اجماع کو توڑتا ہے۔ اور یہ اعتقاد کئی وجوہ سے باطل ہے۔

۱۔ انسان کو اپنے غیر کی دعا نفع دیتی ہے۔

۲۔ نبی مکرم ﷺ حشر میں گناہ گار امتیوں کی سفارش فرمائیں گے اور یہ سفارش نفع دے گی۔

۳۔ فرشتے دعا و استغفار کرتے ہیں ہر اس شخص کیلئے جو زمین پر آباد ہے۔

۴۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے جہنم سے لوگوں کو نکالے گا جنہوں نے کوئی صالح عمل نہیں کیا ہوگا۔

۵۔ مومنوں کی اولاد جنت میں اپنے والدین کے عمل کے سبب داخل ہوگی۔

۶۔ مرنے والے کو فائدہ پہنچتا ہے صدقہ و خیرات سے۔ جب اسکی طرف کیا جائے۔

۷۔ مرنے والے کی طرف سے اگر اس کی ولی فرض حج ادا کرے تو میت سے فرض حج ساقط ہو جاتا ہے۔

۸۔ نذر کا حج یا نذر کا روزہ اگر ولی ادا کر دے تو میت کی طرف سے ادا ہو جاتا

ہے۔

۹۔ مرنے والے کی طرف سے قرض ادا کیا جائے تو قرض ادا ہو جاتا ہے۔"

(صاوی علی الجلالین ۴۔۱۲۱)

جس شخص کو مرنے کے بعد دوسرے شخص کا عمل فائدہ نہیں دیتا تو وہ کافر ہے۔ جیسے کہ قرآن مجید میں ہے۔

اَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی۔

"آدمی نہ پائے گا مگر اپنی کوشش۔"

سیدنا اعلیٰحضرت شاہ احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ /۱۲۷۲ھ، ۱۳۴۰ھ

مولانا محمد احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

"کلمہ طیبہ ستر ہزار مرتبہ مع درود شریف پڑھ کر بخش دیا جائے۔ انشاء اللہ العزیز پڑھنے والے اور جس کو بخشا ہے دونوں کیلئے ذریعہ نجات ہوگا۔ اور پڑھنے والے کو ثواب دوگنا ہوگا اور اگر دو کو بخشے گا تو ثواب تین گنا ہوگا۔ اسی طرح کروڑوں بلکہ جمیع مومنین و مومنات کو ایصال ثواب کر سکتا ہے۔ اسی نسبت سے اس طرح پڑھنے والے کو بڑا ثواب ہوگا۔"

(ملفوظات اعلیٰحضرت ۱_۸۱)

درود پاک کی فضیلت اور ایصال ثواب

"ایک عورت حضرت حسن بصری (۱۱۰ھ) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میری ایک بیٹی تھی وہ فوت ہوگئی۔ میں چاہتی ہوں کہ میں اسے دیکھوں۔ آپ نے اس عورت کو ایک وظیفہ بتایا۔ اس عورت نے اس وظیفہ کو پڑھا تو خواب میں اپنی بیٹی کو سخت عذاب میں دیکھا کہ اس کا لباس تارکول ہے گلے میں طوق اور پاؤں میں آگ کی بیڑیاں ہیں۔ وہ گھبرائی اور حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں روتی ہوئی آئی جو کچھ دیکھا تھا بیان کر دیا۔ کچھ دنوں بعد حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خواب میں دیکھتے ہیں کہ ایک عورت جنتی پلنگ پر بیٹھی ہے اور اس کے سر پر ایک تاج ہے جو مغرب و مشرق کو روشن کر رہا ہے۔ وہ جنتی عورت کہنے لگی اے حسن! کیا تو نے مجھے نہیں پہچانا؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں۔ وہ عورت کہنے لگی کہ میں اس عورت کی بیٹی ہوں جس کو آپ نے وظیفہ دیا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ تبدیلی کیسے آئی؟ میں تجھے جنت کے باغ میں دیکھ رہا ہوں تیری والدہ نے تجھے دوزخ کے گڑھے میں دیکھا تھا۔ وہ جنتی عورت کہنے لگی یا شیخ! ہمارے قبرستان سے ایک شخص گزرا جس نے نبی کریم ﷺ پر ایک مرتبہ درود و سلام پڑھا اور اس کا ثواب ہمیں ایصال ثواب کیا۔ اس وقت قبرستان میں ساڑھے پانچ سو حضرات عذاب میں مبتلا

تھے۔ پس آواز آئی۔

اِرْفَعُوْا عَنْهُمُ الْعَذَابَ بِبَرَكَةِ صَلَاةِ ذٰلِكَ الرَّجُلِ الَّذِيْ صَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

ان سے عذاب کو دور کر دو اس شخص کے درود
وسلام کی برکت سے جو اس نے نبی پاک ﷺ پر
پڑھا"

(ھذہ رسالۃ فی احوال اطفال المسلمین الفاضل البرکوی ۲۴۹)(حاشیہ شرح شرعۃ الاسلام)

اس روایت کو مولوی عبدالستار اہلحدیث نے یوں بیان کیا ہے۔

نعت نبی ﷺ دو چہ کہیا مفسر ذکر جویں گزاروں
سنوں محبت حاضر کرکے شان نبی ﷺ سر واروں
حضرت حسن اگے اک عورت روندی عاجز ہوئی
درد فراقوں رو کے اس نے اوہوں عرض سنائی
یا حضرت اک بیٹی آہی میری بہت پیاری
فوت ہوئی وچہ عمر جوانی دنیا چھوڑ سدھاری
دردوں بھائیں بلدیاں مینوں صبر آرام نہ آوے
کوئی طریقہ دسو مینوں سجے رب پاک ملاوے
کہیا درود اس نوں حضرت نے پڑھ توں اتنی واری
ہوگ مراد تیری سبھ حاصل فضل کنوں رب باری

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ فِى الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

ایہ پڑھیا اس عورت اوہوں جو حضرت فرمایا
خواب اندر رب عالم اس نوں سارا حال سنایا
کیا دیکھے اوہ درد رنجانی اندر دوزخ بھائیں
سخت عذابوں گل وچ تڑفے مارے آہیں
سوہنی صورت کند رف جائے بھانبڑ بلن دوالے
پڑھنے سننے والیاں تائیں شہ رب پاک وکھالے
ویکھ حوالہ خوابوں اٹھیں عورت درد رنجانی
روندی حضرت دے وہ آئی ہو بیتاب نمانی
یا حضرت میں دوزخ اندر ڈٹھی بیٹی پیاری
سخت عذابوں آتش اندر سڑدی پئی بیچاری
بیٹھے غم وچہ ہو گئے حضرت سن کے حال تمامی
کون خلاصی دیون والا باجھوں رب گرامی
کجھ مدت پچھیں بعد خدا نے جیو نکر کرم کمایا
اندر خواب حسن بصری نوں اس دا حال وکھایا
تخت نورانی اوپر بیٹھی بی بی نیک نصیبہ

جنت حوراں دی شاہزادی حسن جمال عجیبہ
نور پوشاکاں بار سنگار تاب نہ جھلی جاوے
سر پر سوہنا تاج نورانی چانن نور لگاوے
ویکھ گئی اس وچہ حیاتی پیر حسن دے تائیں
نال محبت اوہوں حاضر ہوئی چائیں چائیں
یا حضرت تساں نہیں پچھیا تا اس نے عرض گزاری
میں اوہ لڑکی جس دے کارن روندی ماں پیاری
عمل تساں فرما کر آکھیا بیٹی ملسی تینوں
بے شک میری ماں پیاری دوروں مل گئی مینوں
حضرت آکھیا اس نے تیرا ڈٹھا سخت حوالا
کیونکر تجھ پر رحمت ہوئی دس حقیقت حالا
لڑکی آکھیا سنو اسدا ایہ حقیقت ساری
قبروں گل وچہ سنگل مینوں سخت عذاب خواری
سجے کھبے پچھے اگے ہیٹھ اوپر سب ناراں
دلوں آتش ساڑے مینوں رو رو آہیں ماراں
تھوڑے دن گزرے ہک مومن چندا چلدا راہی
قبرستان وچوں آ لنگھیا اوہ مقبول الٰہی
شوقوں پاک درود نبی ﷺ دا پڑھیا اوس زبانوں
جد اس پڑھیا تاں پھر جلدی حکم ہو یا رحمانوں

فضل نگاہ کرامر سنایا پاک خداوند سائیں

ملک عذاب جو کردے آہے کہیا انہاندے تائیں

اِرْفَعُو الْعَذَابَ بِبَرَكَةِ صَلٰوةِ هٰذَا الرَّجُلِ

چھوڑ دیو سب او گنہاراں جلد عذاب اٹھاؤ

دیہو خلاصی بندیاں نوں لباس پہناؤ

جس مومن محبوب میرے پر پڑھی صلوۃ گرامی

بخش دتا اساں اسدے پاروں قبرستان تمامی

برکت پاک درود مکرم ادب نبی ﷺ سرداروں

رحمت دے دروازے کھلے خالق دی سرکاروں

پنج سو تے پنجاہ گنہگاراں لئی نجات عذابوں

برکت ایس درود مبارک ہو گیا فضل جنابوں

(اکرام محمدی ﷺ مولوی عبدالستار ص ۲،۷۱)

ہزار پنج ہزار کلمہ طیب سے جے پڑھ بخشے کوئی

ترت خلاص عذابوں ہووے جس نوں بخشے سوئی

رات جمعہ دی مغرب پچھے جے دو نفل گزارے

ہر رکعت وچہ فاتحہ پچھے ستر قل پیارے

جس میت نوں پڑھ کر بخشے ترت اوہ بخشیا جاوے

بھاویں دوزخ دے وچہ سڑدا تاں بھی باہر آوے

پہلی رات سے جے مغرب پچھے دو نویں نفل گزارے

فاتحہ پچھے آیۃ الکرسی اک واری پڑھ پیارے

سورۃ الہاکم پڑھ یاراں واری ہر رکعت وچہ بھائی

بخش میت نوں سن تیرے اوہ میت بخشیا جائی

پچھلیاں آس رکھن سب مردے جیونکر ڈہدا کوئی

جس نوں ویکھے آس کرے جو مینوں کڈھسی سوئی

جنہاں ایمان سلامت تنہاں لکھ امید ایہائی

تے جیہڑے بانجھ ایمانوں چلے انہاں آس لکائی

(حافظ محمد ولد بارک اللہ)

ایصال ثواب اور علماء غیر مقلدین

علامہ ابن القیم (۷۵۱ھ المتوفی)

غیر مقلد عالم علامہ ابن القیم لکھتے ہیں۔

أَفْضَلُ مَا يُهْدٰى إِلَى الْمَيِّتِ الْعِتْقُ، وَالصَّدَقَةُ وَالْإِسْتِغْفَارُ لَهُ، وَالدُّعَاءُ لَهُ، وَالْحَجُّ عَنْهُ وَأَمَّا قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ وَإِهْدَاؤُهَا لَهُ تَطَوُّعًا بِغَيْرِ أُجْرَةٍ فَهٰذَا يَصِلُ إِلَيْهِ كَمَا يَصِلُ ثَوَابُ الصَّوْمِ وَالْحَجِّ۔

(کتاب الروح / ۱۴۳)

"بہترین ھدیہ جو میت کو دیا جاتا ہے وہ غلام آزاد کرنا، صدقہ وخیرات کرنا، اس کیلئے استغفار کرنا اس کے حق میں دعا کرنا، اس کی طرف سے حج کرنا ہے۔ قرآن پاک کا پڑھنا اور اس کا ہدیہ دینا میت کو ثواب طلب کرتے ہوئے بغیر اجرت کے اس کا ثواب بھی میت کو پہنچتا ہے۔ جیسا کہ روزہ اور حج کا ثواب پہنچتا ہے۔"

علامہ ابن قیم کے نزدیک مالی عبادت ہو یا بدنی یا دونوں کا مجموعہ۔ تمام عبادتوں کا اجر وثواب میت کو کرنا جائز اور اس کا نفع بھی میت کو ہوتا ہے۔ علامہ ابن قیم اپنی کتاب الروح میں یہ لکھتے ہیں:

"نبی پاک ﷺ سے مرنے والے کیلئے حج کے

بارے میں سوال ہوا تو آپ ﷺ نے میت کیلئے حج کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ روزے کے بارے میں سوال ہوا تو آپ ﷺ نے روزہ رکھنے کی اجازت عطا فرمائی۔ میت کی طرف صدقہ وخیرات کرنے کا سوال ہوا تو آپ ﷺ نے صدقہ وخیرات کرنے کی اجازت دی۔

وَلَمْ يَمْنَعْهُمْ مِمَّا سِوٰى ذٰلِكَ

(کتاب الروح / ۱۴۳)

اور آپ ﷺ نے اس کے علاوہ کسی سے منع نہیں فرمایا۔"

فائدہ اشیاء میں اصل اباحت ہے حرام ہونے کیلئے ممانعت کی ضرورت ہے۔ جس عمل سے شریعت نے منع کیا اس کا کرنا حرام۔ جس عمل کو کرنے کا حکم دیا اس کا کرنا فرض۔ اور جس کا شریعت نے حکم نہ دیا، نہ منع کیا اس کا کرنا مباح، جائز۔ لہٰذا ایصال ثواب کی موجودہ شکل وصورت سے شریعت نے منع نہیں کیا لہٰذا اس کا کرنا جائز ہے۔

علامہ ابن قیم کا یہ جملہ (لَمْ يَمْنَعْهُمْ مِمَّا سِوٰى ذٰلِكَ) دلالت کر رہا ہے کہ ایصال ثواب کی کوئی محفل ہو۔ اس کو کوئی نام دے دیا جائے خواہ ختم قل، ختم

چہلم ،ختم دسواں ، ششماہی ختم ،سالانہ ختم ،ختم گیارھویں اور عرس وغیرہ تمام کا انعقاد کرنا جائز اور اس کا میت کو فائدہ و نفع حاصل ہوتا ہے۔

نواب صدیق حسن بھوپالی (المتوفی/۱۳۰۷ھ)

مشہور اہلحدیث عالم نواب صدیق حسن بھوپالی لکھتے ہیں۔

"شیخ الاسلام تقی الدین ابو العباس احمد بن تیمیہ نے کہا جس شخص کا یہ عقیدہ ہے کہ انسان کو صرف اس کے عمل سے نفع ہوتا ہے وہ اجماع کا مخالف ہے اور یہ متعدد وجوہ سے باطل ہے۔

۱۔انسان کو دوسرے کی دعا سے فائدہ پہنچتا ہے۔اور یہ عملِ غیر سے فائدہ پہنچا۔

۲۔نبی ﷺ میدان حشر میں پہلے حساب کیلئے شفاعت فرمائیں گے۔ پھر جنت میں دخول کیلئے سفارش کریں گے اور آپ ﷺ کے عمل سے دوسروں کو فائدہ پہنچے گا۔

۳۔مرتکب کبیرہ (گناہ) شفاعت کے ذریعے دوزخ سے نکالے جائیں گے۔اور یہ نفع عملِ غیر سے ہوگا۔

۴۔فرشتے زمین والوں کیلئے دعا واستغفار کرتے ہیں۔

۵۔اللہ تعالیٰ بعض ایسے گناہ گاروں کو جہنم سے نکالے گا جن کا کوئی عمل صالح نہیں ہوگا۔اور یہ نفع بغیر عمل اور سعی کے حاصل ہوا۔

۶۔مسلمانوں کی اولاد اپنے آباء کے عمل سے جنت میں جائے گی۔اور یہ عملِ غیر سے نفع ہے۔

۷۔اللہ تعالیٰ نے دو یتیم لڑکوں کے قصہ میں بیان فرمایا۔

وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ان لڑکوں کو اپنے باپ کی نیکی سے فائدہ پہنچا۔

۸۔سنت اور اجماع سے ثابت ہے کہ میت کو دوسروں کے کئے ہوئے صدقات سے فائدہ پہنچتا ہے۔

۹۔حدیث سے ثابت ہے کہ میت کے ولی کی طرف سے حج کرنے سے میت سے حج مفروض ساقط ہوجاتا ہے۔اور یہ فائدہ بھی عملِ غیر سے ہے۔

۱۰۔حدیث میں ہے کہ نذر مانا ہوا حج ،اور نذر مانا ہوا روزہ بھی غیر کے کرنے سے ادا ہوجاتا ہے۔

۱۱۔نبی پاک ﷺ نے ایک مقروض کی نماز جنازہ نہیں پڑھی حتی کہ ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا قرض ادا کردیا۔اس طرح غیر کے عمل سے قرض ادا ہوا۔

۱۲۔ایک شخص تنہا نماز پڑھ رہا تھا۔نبی پاک ﷺ نے فرمایا! کوئی شخص اس پر صدقہ کیوں نہیں کرتا کہ اس کے ساتھ مل کر نماز پڑھے اور اس کو جماعت کا ثواب مل جائے۔

۱۳۔اگر کسی میت کی طرف سے لوگ قاضی کے حکم سے قرض ادا کریں تو میت کا قرض ادا ہوجاتا ہے۔

۱۴۔ جس شخص پر لوگوں کے حقوق ہیں اگر لوگ وہ حقوق معاف کر دیں تو بری ہو جاتا ہے۔

۱۵۔ نیک پڑوسی سے زندگی میں اور موت کے بعد بھی نفع حاصل ہوتا ہے۔

۱۶۔ حدیث شریف میں ہے کہ ذکر کرنے والوں کی مجلس میں بیٹھا ہوا ایک ایسا شخص بخشا گیا جس نے ذکر نہیں کیا تھا۔ صرف ان کی مجلس میں بیٹھنے کی وجہ سے بخشا گیا۔

۱۷۔ میت پر نماز جنازہ کا پڑھنا اور اس کیلئے استغفار کرنا عملِ غیر کا نفع ہے۔

۱۸۔ اللہ تعالیٰ نے نبی پاک ﷺ سے فرمایا۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ

"اور اللہ تعالیٰ کی یہ شان نہیں ہے کہ وہ ان کو عذاب دے حالانکہ آپ ﷺ ان میں موجود ہو۔"

۱۹۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ

اور فرمایا۔

لَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ۔

"اگر بعض لوگوں کی نیکیوں کے سبب اللہ تعالیٰ بعض بروں سے عذاب نہ ٹالے تو زمین تباہ و برباد ہو جائے۔"

اور یہ عملِ غیر سے نفع ہے۔

۲۰۔ نابالغ کی طرف سے بالغ صدقہ فطرانہ ادا کرتا ہے۔

۲۱۔ (آئمہ ثلاثہ کے نظریہ کے مطابق) نابالغ کی طرف سے اس کا ولی زکوٰۃ ادا کرے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی اور یہ عملِ غیر سے نفع حاصل کرنا ہے۔ معلوم ہوا کتاب وسنت اور اجماع کی روشنی میں عملِ غیر سے فائدہ حاصل ہوتا ہے۔"

(فتح البیان ج ۹ ص ۱۴۴،۱۴۳ مطبوعہ مطبع بولاق مصر الطبعۃ الاولیٰ ۱۳۰۱ھ)

(تبیان القرآن ج ۱ ص ۵۹۲،۵۹۱)

علامہ نواب وحید الزمان (۱۹۲۰ء المتوفی)

غیر مقلد علماء کے سرتاج علامہ نواب وحید الزماں رقمطراز ہیں۔

اَلْاَمْوَاتُ تَنْتَفِعُ بِسَعْيِ الْاَحْيَاءِ وَثَوَابِ كُلِّ عِبَادَةٍ يَصِلُ اِلَيْهِمْ مِنَ الصَّلٰوةِ وَالصَّدَقَةِ وَالصَّوْمِ وَتِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَالذِّكْرِ

(نزل الابرار/۱/۷)

"مرنے والے نفع پاتے ہیں زندوں کی سعی و کوشش سے۔ ہر عبادت کا ثواب یعنی نماز، روزہ، صدقہ وخیرات، تلاوت قرآن اور ذکر ان کو پہنچتا ہے۔"

لَا بَاْسَ لَوْ قَرَاَ سُوْرَةَ يٰسٓ اَوْ سُوْرَةَ الْاِخْلَاصِ اَوْ سُوْرَةَ الْمُلْكِ عِنْدَ قَبْرٍ مِنَ الْقُبُوْرِ ثُمَّ وَهَبَ اَجْرَهَا لِلْمَيِّتِ

(نزل الابرار من فقہ النبی المختار / ۱/۱۷۹)

"کوئی حرج نہیں اگر قبروں کے پاس سورۃ

یٰس، سورۃ اخلاص، اور سورۃ ملک پڑھی جائے۔

پھر اس کا ثواب میت کو ھبہ کیا جائے۔"

أَمَّا نَفْسُ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَإِيصَالُ ثَوَابِهَا وَإِيصَالُ ثَوَابِ الْعِبَادَاتِ الْبَدَنِيَّةِ أَوِ الْمَالِيَّةِ بِلَا تَعْيِينِ الْيَوْمِ وَالْوَقْتِ فَهُمَا لَا بَأْسَ بِهِ

(نزل الابرار من فقہ النبی المختار ۱۔۱۷۸)

"خاص قرآن پاک کا پڑھنا اور اس کے اجر و ثواب کو پہنچانا، نیز دیگر عبادات بدنیہ اور مالیہ کا ثواب پہنچانا بغیر دن اور وقت کو متعین کیے اس میں کوئی حرج نہیں۔"

فائدہ: نواب وحید الزمان صاحب کے اس اقوال سے معلوم ہوا کہ میت کیلئے اگر قرآن خوانی کی جائے یا دیگر ذکر و اذکار کر کے اس کی روح کو بخشا جائے تو اس کو فائدہ پہنچتا ہے اور یہ عمل کار خیر ہے۔ رہا وقت اور دن کا تعین تو ہمارے ہاں بھی فرض و واجب نہیں۔ فقط دوست احباب کی سہولت کیلئے تاکہ انفرادی دعا کی بجائے اجتماعی دعا کے فوائد کو حاصل کیا جائے۔

ایصال ثواب اور علماء دیوبند

مولوی قاسم نانوتوی

دیوبندی علماء کے پیشوا مولوی قاسم نانوتوی لکھتے ہیں۔

"حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے کسی مرید کا رنگ یکا یک متغیر ہو گیا۔ آپ نے سبب پوچھا تو بروئے مکاشفہ اس نے یہ کہا کہ اپنی ماں کو دوزخ میں دیکھتا ہوں۔ حضرت جنید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک لاکھ یا پچھتر ہزار بار کبھی کلمہ پڑھا تھا۔ تو یہ سمجھ کر کہ بعض روایتوں میں اس قدر کلمہ کے ثواب پر وعدہ مغفرت ہے۔ اپنے جی ہی جی میں اس مرید کی ماں کو بخش دیا اور اس کو اطلاع نہ کی مگر بخشتے ہی کیا دیکھتے ہیں کہ وہ جوان ہشاش بشاش ہے آپ نے پھر سبب پوچھا اس نے عرض کی کہ اب میں اپنی والدہ کو جنت میں دیکھتا ہوں۔ سو آپ نے اس پر یہ فرمایا کہ اس جوان کے مکاشفہ کی صحت تو مجھ کو حدیث سے معلوم ہوئی۔ او رحدیث کی تصحیح اس کے مکاشفہ سے ہو گئی۔" (تحذیر الناس / ۳۸)

مولوی زکریا دیوبندی (بانی تبلیغی جماعت)

مولوی زکریا دیوبندی لکھتے ہیں۔

"شیخ ابو زید قرطبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔ میں نے یہ سنا کہ جو شخص ستر ہزار مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھے اس کو دوزخ کی آگ سے نجات ملے گی۔ میں نے یہ خبر سن کر ایک نصاب یعنی ستر ہزار کی تعداد اپنی بیوی کیلئے بھی پڑھا اور کئی

نصاب خود اپنے لئے پڑھ کر ذخیرہ آخرت بنایا۔ ہمارے پاس ایک نوجوان رہتا تھا جس کے متعلق مشہور تھا کہ یہ صاحب کشف ہے جنت و دوزخ کا بھی اس کو کشف ہوتا ہے۔ مجھے اس کی صحت میں کچھ تردد تھا۔ ایک مرتبہ وہ نوجوان ہمارے ساتھ کھانے میں شریک تھا کہ دفعۃً اس نے چیخ ماری اور اس کا سانس پھولنے لگا اور کہا کہ میری ماں دوزخ میں جل رہی ہے۔ اس کی حالت مجھے نظر آئی۔ قرطبی کہتے ہیں کہ میں اس کی گھبراہٹ دیکھ رہا تھا۔ مجھے خیال آیا کہ ایک نصاب اس کی ماں کو بخش دوں جس سے اس کی سچائی کا بھی مجھے تجربہ ہو جائے گا۔ چنانچہ میں نے ایک نصاب (ستر ہزار) کا ان نصابوں میں سے جو اپنے لئے پڑھے تھے اس کی ماں کو بخش دیا۔ میں نے اپنے دل میں چپکے ہی سے بخشا تھا اور میرے اس پڑھنے کی خبر بھی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہ تھی مگر وہ نوجوان فوراً کہنے لگا چچا میری ماں دوزخ کے عذاب سے ہٹا دی گئی۔ قرطبی کہتے ہیں کہ مجھے اس قصے سے دو فائدے حاصل ہوئے۔ ایک تو اس برکت کا جو ستر ہزار کی مقدار پر میں نے سنی تھی اس کا تجربہ ہوا۔ دوسرا اس نوجوان کی سچائی کا یقین ہو گیا۔"

(تبلیغی نصاب فضائل ذکر باب دوم ۔ ۱۱۷)

مولوی اسماعیل دہلوی (۱۸۳۱ء المتوفیٰ)

دیوبندی علماء کے سرخیل مولوی اسماعیل لکھتے ہیں۔

"جو عبادت مسلمان سے ادا ہو اس کا ثواب کسی
فوت شدہ کی روح کو پہنچائے اور جناب الٰہی
میں دعا کرنا اس کے پہنچانے کا طریقہ ہے۔ یہ

بہت بہتر اور مستحسن طریقہ ہے۔"

(صراط مستقیم ۔ ۱۱۰ شاہ اسماعیل شہید اسلامی اکادمی اردو بازار لاہور)

حاجی امداداللہ مہاجر مکی علیہ الرحمۃ (۱۸۹۹ء المتوفیٰ)

دیوبندی علماء کے پیر و مرشد حاجی امداداللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

"ثواب پہنچانے کی شکل جو اس زمانہ میں رائج ہے کسی ایک کے ساتھ مخصوص نہیں ہے حضرت غوث پاک قدس سرہٗ کی گیارھویں، دسوم، دسواں، بیسواں، چہلم، ششماہی، برسی وغیرہ اور توشہ حضرت شیخ احمد عبدالحق ردولوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سہ منی حضرت بوعلی شاہ قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شب برأت کا حلوہ اور ایصال ثواب کے دوسرے طریقے اسی قاعدے پر مبنی ہیں۔ فقیر کا مشرب اس سلسلہ میں یہ ہے کہ میں ان خاص شکلوں کا پابند نہیں ہوں۔ مگر کرنے والوں پر انکار بھی نہیں کرتا۔"

(فیصلہ ہفت مسئلہ ۲۲ علماء اکیڈمی شعبہ مطبوعات محکمہ اوقاف حکومت پنجاب لاہور۔ ۱۹۹۱ء)

مولوی محمد یوسف لدھیانوی (۲۰۰۰ء المتوفیٰ)

مولوی محمد یوسف لدھیانوی (دیوبندی) لکھتے ہیں۔

۱۔ اپنے مرحوم بزرگوں اور عزیزوں کیلئے دعاء و استغفار کی پابندی کی جائے۔

۲۔ جتنی ہمت ہو درود شریف، تلاوت قرآن مجید، کلمہ شریف اور تسبیحات پڑ

ھ کر ان کا ایصال ثواب کیا جائے۔ اگر ہر مسلمان روزانہ تین مرتبہ درود شریف، سورۃ فاتحہ سورۃ اخلاص پڑھ کر بخش دیا کرے تو مرحومین کا جو حق ہمارے ذمہ ہے کسی درجے ادا ہو سکے۔

۳۔ نفلی نماز، روزہ، حج، قربانی سے بھی حسب توفیق ایصال ثواب کیا جائے۔

۴۔ صدقہ وخیرات کے ذریعے بھی ایصال ثواب کا اہتمام کیا جائے۔

(اختلاف امت اور صراط مستقیم ۔ ۱۹۵)

ابوالاعلیٰ مودودی (۱۹۷۹ء المتوفی)

جماعت اسلامی کے بانی ابوالاعلیٰ مودودی لکھتے ہیں۔

"ایصال ثواب نہ صرف ممکن ہے بلکہ ہر طرح کی عبادات اور نیکیوں کے ثواب کا ایصال ثواب ہو سکتا ہے۔ اور اس میں کسی خاص نوعیت کے اعمال کی تخصیص نہیں۔"

(تفہیم القرآن ۵۔۲۱۷)

محمد یوسف اصلاحی دیوبندی

محمد یوسف اصلاحی دیوبندی لکھتے ہیں۔

تمام نفلی عبادات چاہے وہ مالی ہوں جیسے صدقہ وخیرات اور قربانی یا بدنی جیسے نماز، روزہ۔ ان کا ثواب میت کو پہنچانا جائز ہے۔"

ایصال ثواب کا طریقہ

"آدمی اپنی جس عبادت کا ثواب کسی میت کو پہنچانا چاہے اس سے فارغ ہو

کر خدا سے دعا کرے کہ پروردگار! میری اس عبادت کا اجر وثواب فلاں میت کی روح کو پہنچا دے۔ خدا کے بے پایاں فضل سے توقع ہے کہ وہ میت کو اس کا اجر و ثواب پہنچائے۔" (آسان فقہ ۱۔۴۶۱)

"۱۔ جو شخص اپنی کسی عبادت کا اجر وثواب کسی میت کو پہنچاتا ہے تو خدا تعالیٰ اس میت کو بھی ثواب پہنچاتا ہے اور عبادت کرنے والے کو بھی محروم نہیں کرتا۔ بلکہ اپنے بے پایاں فضل سے اس کو بھی اپنی عبادت کا پورا اجر عطا فرماتا ہے۔ خدا کے اس بے حساب فضل وکرم کا تقاضہ ہے کہ بندۂ مومن جب بھی کوئی نفلی عبادت کرے۔ اسکا اجر وثواب صالحین کی روح کو بھی پہنچائے۔

۲۔ اگر کوئی شخص اپنے کسی ایک عمل کا ثواب کئی مردوں کو پہنچائے تو وہ اجر ان میں تقسیم نہیں ہوتا بلکہ خدا اپنے فضل وکرم سے سب کو پورا پورا اجر عطا فرماتا ہے۔"

(آسان فقہ محمد یوسف صلاحی ۱۔۴۶۲ اسلامک پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ ۱۳۔ ای شاہ عالم مارکیٹ لاہور پاکستان)

مفتی محمد شفیع دیوبندی

مفتی محمد شفیع صاحب لکھتے ہیں۔

"ایک شخص کی دعا اور صدقہ کا ثواب دوسرے
شخص کو پہنچنا نصوص شرعیہ سے ثابت ہے اور
تمام امت کے نزدیک اجماعی مسئلہ ہے۔

(معارف القرآن ۸۔۲۱۹)

خاتمہ

غلطی کا ازالہ

عوام الناس کو دانستہ یا نا دانستہ طور پر قرآن پاک کی آیت پڑھ کر گمراہ کیا جارہا ہے کہ مرنے کے بعد صدقہ وخیرات، نفلی عبادات، نوافل، روزے، حج اور دیگر عبادات کا ثواب نہیں پہنچتا۔ اس پر دلیل قرآن پاک کی یہ آیت مقدسہ پیش کی جاتی ہے۔

اَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی (النجم)

لہٰذا جو اس نے اپنی زندگی میں کیا وہی اس کے لئے ہے۔ دعا و استغفار اور دیگر عبادات جو ورثاء اور اعزہ واقارب اس کے لئے کریں اس کا اس کو کوئی فائدہ نہیں دیتی۔

آیئے ہم دیکھتے ہیں قرآن پاک کی اس آیت کا معنی ومفہوم کیا ہے اور مفسرین نے اس آیت کے تحت کیا لکھا ہے۔

صاحب تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی، صاحب بنایۃ فی شرح الہدایہ امام عینی، صاحب تفسیر روح المعانی علامہ محمود آلوسی، صاحب تفسیر بغوی علامہ حسین بن مسعود الفراء، صاحب تفسیر روح البیان علامہ اسماعیل حقی، صاحب تفسیر صاوی

علی الجلالین علامہ صاوی مالکی علیہ الرحمۃ، صاحب تفسیر مظہری قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہم الرحمۃ۔ ان تمام مفسرین نے اس آیت کے تحت تین قول نقل فرمائیں جن کا معنی ومفہوم ایک ہے الفاظ میں کچھ فرق ہے۔ یہاں پر صاحب تفسیر بغوی کی عبارت زیادہ جامع ہونے کی بنا پر نقل کی جاتی ہے۔

پہلا قول:

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ھٰذَا مَنْسُوْخُ الْحُکْمِ فِیْ ھٰذِہِ الشَّرِیْعَۃِ بِقَوْلِہٖ (اَلْحَقْنَا بِھِمْ ذُرِّیَّتَھُمْ) فَاَدْخَلَ الْاَبْنَاءَ الْجَنَّۃَ بِصَلَاحِ الْاٰبَاءِ

"حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس آیت کا حکم منسوخ ہے اس کی ناسخ آیت یہ ہے اَلْحَقْنَا بِھِمْ ذُرِّیَّتَھُمْ پس اولاد جنت میں داخل ہوگی والدین کی اصلاح کے سبب۔

دوسرا قول:

قَالَ عِکْرَمَۃُ کَانَ ذٰلِکَ لِقَوْمِ اِبْرَاھِیْمَ وَمُوْسٰی (علیھما السلام) فَاَمَّا ھٰذِہِ الْاُمَّۃُ فَلَھُمْ مَا سَعَوْا وَمَا سَعٰی لَھُمْ غَیْرُھُمْ

"حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ یہ حکم قوم ابراہیم

دوسروں کے لئے ہے۔ رہی یہ امت تو ان کے
لئے وہ ہے خود سعی کی اور وہ کچھ جو ان کے غیر
نے سعی کی۔"

تیسرا قول:

قَالَ الرَّبِيْعُ بْنُ اَنَسٍ۔ وَاَنْ لَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَاسَعٰى يَعْنِى
الْكَافِرَ۔ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَلَهٗ مَا سَعٰى وَمَاسُعِىَ لَهٗ قِيْلَ لَيْسَ
لِلْكَافِرِ فِى الْخَيْرِ اِلَّا مَا عَمِلَ هُوَ فَيُثَابُ عَلَيْهِ فِى الدُّنْيَا حَتّٰى
لَا يَبْقٰى لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ"

(تفسیر بغوی المسمٰی معالم التنزیل ۱۴/۲۵۳)

"حضرت ربیع بن انس فرماتے ہیں کہ اس آیت
مقدسہ میں انسان سے مراد کافر ہے۔ رہا مومن تو
اس کے لئے وہ کچھ ہے جو وہ خود کرتا ہے اور جو کچھ
اس کے لئے کیا جاتا ہے۔ کافر کے لئے بھلائی
سے کوئی حصہ نہیں ہے اگر وہ کوئی نیک عمل کرتا ہے
تو اس کو اس کا اجر دنیا میں دے دیا جاتا ہے آخرت
میں اس کے لئے کوئی حصہ نہیں ہے۔"

تعیین دن کا ثبوت

تعیین کی اقسام

تعیین کی دو قسمیں ہیں ۱۔ تعیین شرعی ۲۔ تعیین عرفی

تعیین شرعی خود شریعت نے کسی کام کے لئے کسی وقت کو خاص کر دیا ہو اس کے سوا کسی دوسرے وقت میں وہ کام ادا نہ ہو۔ جیسے قربانی۔

اس کے لئے ایام نحر خاص ہیں یعنی ۱۰۔۱۱۔۱۲ ذوالحجہ۔ اس میں تاخیر و تقدیم جائز نہیں ہے۔ رکعاتِ نماز، کلمات اذان۔ ان میں ثواب کی نیت سے کوئی شخص اضافہ و ترمیم نہیں کر سکتا۔

تعیین عرفی مطلق عمل کو عرف اور ضرورت کے مطابق متعین کیا جائے۔ اس کی ان گنت مثالیں ہیں۔ جیسے

نوافل جتنے چاہو اور جب چاہو پڑھ لو (علاوہ اوقات ممنوعہ اور مکروہ کے) درود شریف جب چاہو اور جتنا چاہو پڑھ لو۔

دعا جب چاہو اور جس قدر چاہو مانگو۔

رات کے وقت، دن کے وقت، فرض نماز ادا کرنے کے بعد، تلاوتِ قرآن کے بعد، نمازِ جنازہ ادا کرنے کے بعد، میت کو دفن کرنے کے بعد، کوئی وقت مقرر نہیں ہے۔ یا اگر کوئی ان امور کو ادا کرنے کے لئے خاص کر لیتا ہے اور اس وقت نوافل ادا کرتا ہے۔ درود پاک خاص تعداد میں خاص وقت پڑھتا ہے تو یہ مباح

ہے۔ کسی امر شرعی ودنیوی کو کسی مصلحت کے پیش نظر معین ومخصوص کر کے عمل میں لایا جائے تو اس میں کوئی قباحت نہیں بلکہ ہر مسلک کے ہر فرد کا یہ معمول ہے۔

<u>۱۔ اوقات زکوٰۃ</u> ادائیگی زکوٰۃ کے لئے وقت مقرر کرنا۔ ماہ رمضان مبارک یا اس سے پہلے۔

<u>۲۔ اوقات تدریس</u> فلاں وقت سے فلاں وقت تک ادارہ کی درس تدریس کا وقت ہے۔

<u>۳۔ تعطیلات</u> سالانہ، ماہانہ ہفت روزہ تعطیل کا شیڈول۔ (سرکاری وغیر سرکاری تمام اداروں میں نافذ العمل ہے)

<u>۴۔ اوقات جلسہ وجلوس</u> فلاں ماہ، فلاں دن، فلاں وقت کو منعقد ہوگا۔

<u>۵۔ شادی</u> شادی ودیگر تقریبات کی تاریخ دن اور وقت مقرر کرنا۔

ان کے علاوہ بے شمار امور ہیں جن کی مصلحت کے پیش نظر تعیین کی جاتی ہے۔ اس تعیین کو ضروری بھی نہیں سمجھا جاتا۔ بوقت ضرورت اس تعیین میں ردوبدل ہو جاتا ہے۔

یونہی یہ بات سمجھئے کہ میلاد شریف، عرس شریف، گیارھویں شریف، ختم قل ختم دسواں، ختم چہلم، سالانہ ختم وغیرہ میں دن اور وقت کی تعیین برنائے مصلحت ہوتی ہے۔ اور بوقت ضرورت اس میں تبدیلی ہو جاتی ہے۔

چند دلائل۔

نبی اکرم ﷺ نے اپنے معمولات میں بعض ایام کو مخصوص فرما رکھا تھا۔

<u>۱۔ ہر ہفتہ کے دن مسجد قبا جانا</u>

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ كُلَّ سَبْتٍ مَاشِيًا وَرَاكِبًا فَيُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ

(بخاری، کتاب التہجد، باب مسجد قباء ۱۔۱۵۹)

(مسلم، باب فضل مسجد قباء فضل الصلوٰۃ فیہ وزیارۃ ۱۔۴۴۸)

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ہر ہفتہ کے دن مسجد قبا تشریف لے جاتے کبھی پیدل اور کبھی سوار ہو کر اور اس میں دو رکعت نفل ادا فرماتے۔"

۲۔ وعظ کے لئے ایام کا مقرر

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضي الله تعالىٰ عنه قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ كَرَاهَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا

(بخاری، کتاب العلم، باب ما کان النبی ﷺ یتخولہم بالموعظۃ والعلم کی لا ینفروا ۱۔۱۶)

"حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے پریشان ہو جانے کے خیال سے وعظ ونصیحت فرمانے کے لئے دن مقرر فرماتے ہوتے تھے۔"

۳۔ سفر کے لئے دن مقرر

۱۔ إِنَّ كَعْبَ ابْنَ مَالِكٍ رضي الله تعالىٰ عنه كَانَ يَقُوْلُ لَقَلَّمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَخْرُجُ إِذَا خَرَجَ فِي سَفَرٍ إِلَّا يَوْمَ الْخَمِيْسِ

(بخاری، کتاب الجہاد، باب مَنْ أَرَادَ غَزْوَةً فَوَرّٰى بِغَيْرِهَا وَمَنْ أَحَبَّ الْخُرُوْجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ / ۱۔۴۱۴)

"حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعرات کے علاوہ کسی دن سفر فرمایا ہو۔"

۲۔ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُذَكِّرُ النَّاسَ فِي كُلِّ خَمِيْسٍ

(بخاری، کتاب العلم، باب مَنْ جَعَلَ لِأَهْلِ الْعِلْمِ أَيَّامًا مَعْلُوْمَةً ۱۔۱۶)

"حضرت ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر جمعرات کے دن لوگوں کو وعظ فرمایا کرتے تھے۔"

نفلی روزہ کے لئے دن کی تعیین

إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ الْإِثْنَيْنِ فَقَالَ فِيْهِ وُلِدْتُ وَفِيْهِ أُنْزِلَ عَلَيَّ

مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلاثۃ ایام من کل شہر وصوم یوم عرفۃ وعاشورہ والاثنین والخمیس ۱۔۳۶۸

"رسول اللہ ﷺ سے پیر کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس

دن میری ولادت ہوئی اور اس دن مجھ پر قرآن پاک نازل ہوا (اسلئے میں پیر شریف کا روزہ رکھتا ہوں)"

قبر والدین کی زیارت کے لئے دن کی تعیین

مَنْ زَارَ قَبْرَ أَبَوَيْهِ أَوْ أَحَدِهِمَا فِي كُلِّ جُمُعَةٍ غُفِرَ لَهٗ وَكُتِبَ بَرًّا

(مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الجنائز، باب زیارۃ القبور، الفصل الثالث ۱۵۴)

"حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے والدین یا ان دونوں میں سے کسی ایک کی قبر کی زیارت جمعہ کے روز کرے تو اس کی بخشش کر دی جاتی ہے اور اسے والدین کے ساتھ احسان کرنے والا لکھ دیا جاتا ہے۔"

کثرت درود شریف میں دن کی تعیین

إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيْهِ قُبِضَ وَفِيْهِ النَّفْخَةُ وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ فَأَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيْهِ فَإِنَّ صَلٰوتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ

سنن ابی داؤد، باب تفریع ابواب الجمعۃ ۱۔۱۵۷
سنن نسائی، باب ذکر فضل یوم الجمعۃ ۱۔۲۰۳
ابن ماجہ، باب ذکر وفاتہ ودفنہ ﷺ ۱۱۸

"بے شک تمہارے ایام میں سے افضل یوم وہ یوم الجمعہ ہے اس دن حضرت آدمؑ کی پیدائش

ہوئی اسی دن وفات پائی اسی دن دوسرا نفخہ
پھونک کر مردے زندہ کیے جائیں گے اور اسی
دن پہلا نفخہ پھونک کر مارے جائیں گے اس دن
کثرت سے مجھ پر درود شریف بھیجا کرو کہ تمہارا
درود شریف مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔"

خلاصہ یہ کہ بہت سے امور میں رسول مکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے تعیین فرمائی اور یہ تعیین عرفی ہے اور اسی کو تعیین محمود کہتے ہیں۔

دعوت فکر ان چند ایک احادیث مبارکہ کو سامنے رکھ کر، ہٹ دھرمی اور تعصب کی عینک اتار کر سوچئے کہ فقط مخالفت برائے مخالفت کر کے کہیں ہم حضور ﷺ کے طریقہ کے خلاف تو نہیں چل رہے؟ کہیں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے طریقہ کے خلاف تو نہیں چل رہے؟ کہیں اسلاف کے طریقے کے خلاف تو نہیں چل رہے؟

یقیناً اس تعیین عرفی کو (ختم قل، ختم دسواں، ختم چہلم، عرس، سالانہ ختم، ششماہی وغیرہ) کہ جس میں (قرآن خوانی، نعت خوانی، درس قرآن، درس حدیث، ذکر اذکار، کلمہ طیبہ کا ورد، سُوَر قرآنیہ، آیات قرآنیہ، تسبیح و تحمید) ہوتی ہے۔ اس کو تعیین محمود کی بجائے مذموم قرار دینا سراسر ناانصافی ہے اور سادہ لوح مسلمان و مؤمن کو ایک نیک، اچھے اور بابرکت عمل سے روکنا ہے اور عمل صالح سے روکنے والا کون ہے؟ یہ روکنے والا خود سوچے۔

شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا ہے کہ وہ اپنے حبیب مکرم ﷺ کے توسل و تصدق سے ہم سب کو ہدایت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

محافل ایصالِ ثواب میں اصلاح کی ضرورت

ختم قل، ساتواں، دسواں، چہلم، سالانہ ختم اور دوسری مجالس میں کچھ کام عوام الناس سے ایسے بھی سرزد ہوتے ہیں جن کی اصلاح کی اشد ضرورت ہے۔

۱۔ چالیس دن تک کھانا دینا اور اس کو ضروری سمجھنا۔
۲۔ کھانا امام مسجد کو دینا۔
۳۔ محافلِ ایصالِ ثواب میں لذیذ کھانوں کا تیار کرنا اور امراء کا کھا، پی جانا۔
۴۔ ختم ساتواں پر سات قسم کے کھانوں کو تیار کرنا اور اس کو ضروری سمجھنا۔
۵۔ چہلم کے موقع پر کپڑوں کا لین دین۔
۶۔ ان محافل میں بے دریغ مال کا خرچ کرنا، جو فضول خرچی کے ضمن میں آتا ہے۔

یہ چند وہ چیزیں ہیں جن کی اصلاح اشد ضروری ہے۔ اس کا بہترین حل یہ ہے کہ مطعومات و مشروبات کا وافر انتظام کرنے کی بجائے حسب ضرورت انتظام کیا جائے اور باقی ماندہ اخراجات کسی مسجد، دینی ادارے پر خرچ کیے جائیں یا طلباء کرام کو دینی کتب لے کر دی جائیں۔ کسی غریب رنادار کی مدد کی جائے۔ کسی غریب بچی کی شادی کا انتظام کر دیا جائے۔ کسی بیوہ کے ساتھ مالی تعاون کر دیا جائے۔ کسی بیمار کا علاج معالجہ کا انتظام کر دیا جائے۔ دینی کتب مفت تقسیم کرنے کا اہتمام کر دیا جائے۔

یہ ایسے کام ہیں جو کھانے پینے سے کہیں افضل و اعلیٰ ہیں۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

﴿خلاصہ کلام﴾

قرآن مجید کی آیات مقدسات، احادیث نبویہ، اصحاب رسول ﷺ کا معمول اور تابعین سے لے کر آج تک تمام حضرات علم و فن کی عادت مستمرہ رہی ہے کہ وہ ایصال ثواب کرتے رہے اور اس کے جواز کے قائل رہے۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ قرآن و حدیث اور اسلاف کے طریقہ کار پر عمل کرتے ہوئے ایصال ثواب کی محافل پر کاربند رہیں۔ نیز اس کے فیوض و برکات سے خود اور اپنے فوت شدگان کو مستفیض کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم ﷺ کے توسل و تصدق سے حق بات کو سمجھ کر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین یارب العالمین

کتابیات

۱۔ قرآن مجید

۲۔ ابراہیم۔ الحلبی الحنفی (المتوفی ۹۵۶ھ)
غنیۃ المستملی فی شرح منیۃ المصلی۔ المشتہر بشرح الکبیر، لاہور، سہیل اکیڈمی

۳۔ ابن ابی شیبہ:۔ ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ (المتوفی ۲۳۵ھ)
مصنف ابن ابی شیبہ فی الاحادیث والآثار، ملتان مکتبہ امدادیہ

۴۔ ابن عابدین:۔ الشیخ محمد امین
رد المحتار علی الدر المختار حاشیہ ابن عابدین۔ البیروت، دار الاحیاء التراث العربی

۵۔ ابن قیم:۔ الامام شمس الدین ابی عبداللہ بن قیم الجوزیۃ (المتوفی ۷۵۱ھ)
کتاب الروح۔ بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیۃ

۶۔ ابن کثیر:۔ حافظ اسماعیل بن عمر عماد الدین ابو الفداء الدمشقی (المتوفی ۷۷۴ھ)
تفسیر القرآن العظیم۔ الریاض، مکتبہ دار السلام

۷۔ ابن ماجہ:۔ ابو عبداللہ محمد بن یزید بن ماجہ (۲۰۹ء، ۲۷۳ء)
سنن ابن ماجہ۔ کراچی، قدیمی کتب خانہ

۸۔ ابن ہمام:۔ کمال الدین محمد ابن عبدالواحد (المتوفی ۶۸۱ھ)
فتح القدیر شرح ہدایہ۔ کوئٹہ، المکتبۃ الرشیدیہ

۹۔ ابن نجیم زین الدین:۔ بن ابراہیم (المتوفی ۹۷۰ھ)
البحر الرائق

۱۰۔ ابو الاعلیٰ:۔ سید مودودی (المتوفی ۱۹۷۹ء)
تفہیم القرآن۔ لاہور، مکتبہ تعمیر انسانیت ۱۹۸۰ء

۱۱۔ ابوبکر بن علی (المتوفی ۸۰۰ھ)
الجوہرۃ النیرۃ علی مختصر القدوری۔ ملتان، مکتبہ امدادیہ

۱۲۔ ابوداؤد: ۔سلیمان بن الاشعث (۲۰۲ھ ، ۲۷۵ھ)
سنن ابی داؤد ۔ملتان، مکتبہ امدادیہ
۱۳۔ احمد بن محمد: ۔الصاوی المالکی، مفسر (۱۲۲۳ھ)
صاوی علی الجلالین ۔فیصل آباد، المکتبہ النوریہ الرضویہ
۱۴۔ احمد رضا خان بن مولانا محمد نقی علی خان فاضل بریلوی (المتوفی ۱۳۴۱ھ)
ترجمۃ القرآن کنز الایمان
۱۵۔ اسماعیل حقی، مفسر (۱۳۳۷ھ)
روح البیان ۔مکتبہ اسلامیہ، کانسی روڈ کوئٹہ
۱۶۔ اسماعیل دہلوی، مولوی (۱۸۳۱ء)
صراط مستقیم، لاہور، اسلامی اکادمی
۱۷۔ امداد اللہ مہاجر مکی (المتوفی ۱۸۹۹ء)
فیصلہ ہفت مسئلہ ۔لاہور، علماء اکیڈمی شعبہ مطبوعات محکمہ اوقاف حکومت پنجاب ۱۹۹۱ء
۱۸۔ بخاری: ۔محمد بن اسماعیل (۱۹۴ھ ، ۲۵۶ھ)
الجامع الصحیح، کراچی، قدیمی کتب خانہ (۱۹۵۶ء)
۱۹۔ بغوی: ۔ابو محمد الحسین بن مسعود (المتوفی ۵۱۶ھ)
معالم التنزیل ۔ملتان، ادارہ تالیفات اشرفیہ
۲۰۔ ثناء اللہ: ۔قاضی، پانی پتی (۱۱۴۳ھ ، ۱۲۲۴ھ)
تفسیر مظہری ۔کوئٹہ، مکتبہ رشیدیہ
۲۱۔ الجزیری: ۔عبدالرحمن بن محمد عوض (۱۲۹۹ھ ، ۱۳۶۰ھ)
الفقہ علی المذاہب الاربعہ ۔ادارہ احیاء التراث العربی
۲۲۔ حسن بن عمار بن علی: ۔الشرنبلالی، الحنفی (۱۰۶۹ھ)
مراقی الفلاح شرح نور الایضاح ۔ملتان، مکتبہ امدادیہ
۲۳۔ رازی: ۔فخر الدین محمد عمر بن عمر بن الحسین الرازی، مفسر (المتوفی ۶۰۶ھ)
تفسیر کبیر ۔مرکز النشر، مکتب الاعلام الاسلامی، ایران
۲۴۔ سید علی زادہ شرح شرعۃ الاسلام ۔کوئٹہ، مکتبہ اسلامیہ

۲۵۔ سیوطی: ۔جلال الدین، علامہ (المتوفی ۹۱۱ھ)
۱۔ شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور، بیروت، دار المکتبۃ العلمیہ
۲۔ الحاوی للفتاوی ۔فیصل آباد، المکتبۃ النوریہ الرضویہ
۲۶۔ عبدالحق: ۔محدث دہلوی ۔شیخ محقق (۹۵۸ھ ، ۱۰۵۲ھ)
اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ (اردو) ۔لاہور، فرید بک سٹال ۱۹۸۸ء
۲۷۔ عبدالعزیز شاہ: ۔محدث دہلوی (المتوفی ۱۲۳۹ھ)
تفسیر عزیزی (اردو) ۔کراچی، ایچ ایم سعید کمپنی
۲۸۔ عبدالقادر جیلانی: ۔حضرت غوث اعظم (۴۷۰ھ ، ۵۶۱ھ)
غنیۃ الطالبین ۔لاہور، فرید بک سٹال ۱۹۸۸ء
۲۹۔ عبدالوہاب بن احمد بن علی: ۔الشعرانی، الشافعی (۹۷۳ھ)
کشف الغمۃ عن جمیع الامۃ ۔شرکۃ مکتبۃ ومطبعۃ مصطفی البابی الحلبی واولادہ بمصر
۳۰۔ العینی: ۔ابو محمد محمود بن احمد (۸۵۵ھ)
البنایہ شرح ہدایہ ۔دار الفکر بیروت
۳۱۔ غلام رسول: ۔سعیدی تبیان القرآن ۔لاہور، فرید بک سٹال
۳۲۔ الفتاوی العالمگیریہ کوئٹہ، مکتبہ رشیدیہ ۱۹۸۳ء
۳۳۔ مجدد الف ثانی: ۔امام ربانی، شیخ احمد سرہندی (۹۷۰ھ ، ۱۰۳۴ھ)
مکتوبات امام ربانی ۔کراچی، مدینہ پبلشنگ کمپنی
۳۴۔ محمد: ۔ابو عبداللہ محمد بن حسن الشیبانی (۱۳۲ھ ، ۱۹۰ھ)
مؤطا امام محمد ۔قدیمی کتب خانہ، کراچی
۳۵۔ محمد بن عبدالوہاب
باحکام تمنی الموت ۔مکۃ المکرمہ ۔باب العمرہ ۔المکتبہ الامدادیہ
۳۶۔ محمد زکریا: ۔مولانا
تبلیغی نصاب ۔لاہور، خواجہ محمد اسلام، کھڈیاں خاص
۳۷۔ محمد شفیع: ۔مفتی (۱۳۹۶ھ)

معارف القرآن۔ اعتقاد پبلشنگ ہاؤس رجسٹرڈ، نئی دہلی

۳۸۔ مصطفیٰ رضا خان:۔ علامہ (۱۳۱۰ھ ، ۱۳۹۶ھ)
ملفوظات اعلیٰ حضرت۔ لاہور، حامد اینڈ کمپنی

۳۹۔ مسلم:۔ مسلم بن حجاج بن مسلم القشیری (۲۰۶ھ ، ۲۶۱ھ)
الجامع الصحیح۔ کراچی، قدیمی کتب خانہ (۱۹۵۶ء)

۴۰۔ المرغینانی:۔ برہان الدین علی بن ابوبکر (۵۹۳ھ)
الھدایہ۔ ملتان، مکتبہ شرکۃ العلمیہ

۴۱۔ ملاجیون:۔ شیخ احمد بن ابوسعید (۱۰۴۷ھ ، ۱۱۳۰ھ)
تفسیرات احمدیہ۔ پشاور، مکتبہ حقانیہ

۴۲۔ ملا علی القاری:۔ علی بن سلطان محمد (المتوفی ۱۰۱۴ھ)
مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح۔ ملتان، مکتبہ امدادیہ

۴۳۔ محمود:۔ ابوالفضل، شہاب الدین، آلوسی، بغدادی (۱۲۷۰ھ)
روح المعانی۔ دارالاحیاء والتراث العربی، بیروت، لبنان

۴۴۔ نانوتوی:۔ قاسم، مولوی
تحذیر الناس۔ دیوبند۔ باہتمام مولوی طیب، مولوی طاہر صاحبان مالکان قاسمی پریس

۴۵۔ نسائی:۔ ابوعبدالرحمن احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن دینار نسائی (۲۱۵ھ، ۳۰۳ھ)
سنن النسائی۔ کراچی، قدیمی کتب خانہ

۴۶۔ وحید الزمان:۔ علامہ، نواب (المتوفی ۱۹۲۰ء)
نزل الابرار من فقہ النبی المختار۔ لاہور، جمعیت اہل سنت

۴۷۔ ولی الدین:۔ محمد بن عبداللہ، عراقی (آٹھویں صدی ہجری کے عظیم بزرگ)
مشکوٰۃ المصابیح۔ کراچی، قدیمی کتب خانہ

۴۸۔ یوسف اصلاحی
آسان فقہ۔ لاہور، اسلامک پبلی کیشنز پرائیویٹ لمیٹڈ

۴۹۔ یوسف لدھیانوی:۔ مولانا (۲۰۰۰ء)
اختلاف امت اور صراط مستقیم۔ لاہور، مکتبہ مدنیہ

ابو الحقائق علامہ مولانا غلام مرتضیٰ ساقی مجددی زید مجدہٗ